Vol. II
No. 10



Tuesday
22nd September, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, The 22nd Seprember, 1953,

The House met at Two of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

QUESTIONS AND ANSWERS

(*See Part I*)

Recommendations of the Business Advisory Committee

Mr. Speaker : I have to inform the House of the decision taken by the Business Advisory Committee at its last meeting. It has been agreed upon to have the hours of business of the House daily from 2-30 p.m. to 8.0 p.m. with a recess of half-an-hour at 4-30 p.m.

بزنس کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ اجلاس ڈھائی بجے سے شروع ہوکر ۸ بجے ختم ہو اور درمیان میں آدھ گھنٹہ چھٹی رہے -

The Committee has also decided on the analogy of Parliament to have only five working days in a week having a holiday on Saturday as well.

ابتک ھاؤس صرف سنڈے (Sunday) کو بند ہوتا تھا۔ اب سیٹرڈے (Saturday) کو بھی بند ہوگا کیونکہ پارلیمنٹ میں بھی یہی پریکٹس (Practice) ہے - البتہ سیاٹرڈے کی ھالی ڈے کے سلسلہ میں میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اسکی غرض یہ ہے کہ بلس ٹھیک طور پر دیکھے جاسکیں اور ڈسکشن (Discussion) اچھی طرح ہوسکے - ڈسکشن ٹودی پوائینٹ (To the point) ہو اور اسکا معیار اونچا رہے -

25th September 1953 has been fixed for discussion on the Report of the Select Committee on the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953. Notices of amendments, if any, to the Bill as amended by the Select Committee should be given in the Notice Office before Noon on 25-9-1953. The Bill will be taken up for consideration clause-by-clause on 28-9-1953.

ٹیننسی بل سے متعلق امنڈمنٹس کی نوٹس دینے کے لئے ۲۰ تاریخ رکھی گئی ہے - مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ بلس یکے بعد دیگرے آرہے ہیں ممبرس کو ان پر غور کرنے کے لئے کافی موقع نہیں ہے - میں نے یہ طے کیا ہے کہ ۲۰ سپٹمبر تک ۱۰ کلازس (Clauses) تک امنڈمنٹس آجائیں - ۲۰ تاریخ سے ان پر ڈسکشن شروع ہوجائیگا - بقیہ کلازس پر ۲۸ تک امنڈمنٹس آسکتے ہیں - ۲۰ کو جنرل ڈسکشن ہوگا

Consideration of the report of the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill, 1952, will be taken up after the conclusion of the consideration of the Tenancy Bill.

مجھے بتایا گیا ہے کہ آج ہی کی میٹنگ میں ڈسٹرکٹ بورڈز بل کے لئے مہلت چاہی جا رہی ہے- غالباً ختم ڈسمبر تک مہلت چاہی جا رہی ہے - لیکن وہ کیس ابھی میرے پاس نہیں آیا ہے- ٹیننسی بل کے بعد اس بل پر غور کیا جائیگا -

The Business Advisory Committee is of opinion that the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill, 1952, be requested to complete their deliberations by the end of September 1953. The consideration of the following Bills will be concluded by 25-9-1953.

(*i*) L. A. Bill No. XIX of 1953 the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

(*ii*) L. A. Bill No. XXIV of 1953 the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953.

۲۰ سپتمبر تک ان بلوں کو پاس کیا جائیگا -

For this session questions scheduled to be answered on Saturdays will be answered on Mondays in addition to questions scheduled for Mondays. If necessary, half-an-hour more will be allotted on Mondays for this purpose.

سیٹر ڈے کے سوالات منڈے کو آئینگے - اور ضرورت ہوتو ڈیڑھ گھنٹہ سوالات کے لئے دیا جائیگا -

میں رول (٦٢) پڑھکر سناتا ہوں -

As soon as may be, after the report has been made to the Assembly, a motion may be moved by a member of the Committee designated by the Speaker " That this Assembly agrees with the allocation of time proposed by the Committee in

regard to such and such a Bill or Bills, " and if such a motion is accepted by the Assembly, it shall take effect as if it were an Order of the Assembly.

Shri Shripadrao Newasekar (Aurangabad): Sir, I beg to move:

" That this Assembly agrees with the allocation of time proposed by the Business Advisory Committee in regard to the following business:—

(*i*) L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953;

(*ii*) L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953;

(*iii*) L. A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953

and

(*iv*) L. A. Bill No. XXXIX of 1952, the Hyderabad District Boards Bill, 1952.

This Assembly also agrees with the daily hours of business and also the number of working days in a week as proposed by the Committee."

Mr. Speaker: The Question is:

" That this Assembly agrees with the allocation of time proposed by the Business Advisory Committee in regard to the following business:—

(*i*) L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953;

(*ii*) L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953;

(*iii*) L. A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953

and

(*iv*) L. A. Bill No. XXXIX of 1952, the Hyderabad District Boards Bill, 1952.

This Assembly also agrees with the daily hours of business and also the number of working days in a week as proposed by the Committee."

The motion was adopted.

Statement by Shri B. Ramakrishna Rao re: Ban on processions, Meetings, etc., in Medak.

Shri Guruva Reddy (Siddipet): Mr. Speaker, Sir, The hon. Chief Minister has promised to make a statement today.

The Chief Minister (*Shri B. Ramakrishna Rao*): Sir, I am ready.

مسٹر اسپیکر سر - کل یہاں ایک اڈجرنمنٹ موشن(Adjournment motion)
پیش ہوا تھا - اسکی نامنظوری کے بعد میرے چند آنریبل دوستوں نے اسمبلی سے
پروٹسٹ میں واک اوٹ بھی کیا - میں واک اوٹ کے جواز یا عدم جواز یا اسکی
پروپرائیٹی (Propriety) یا امپروپرائیٹی(Impropriety)
پر بحث کرنا نہیں چاھتا - اسکی ضرورت بھی نہیں ھے - اس سے پہلے ھی میں نے ھاؤس
سے وعدہ کیا تھا کہ جس کیس کے سلسلے میں اڈجرنمنٹ موشن آیا ھے اسکے بارے میں
واقعات معلوم کرکے ھاؤس کے سامنے پیش کرونگا - اسلئے میں صرف اسی پر اکتفا کرتا
ھوں کہ جو واقعات بتلائے گئے ھیں انہیں کی وضاحت کروں باقی چیزیں چھوڑ دیتا ھوں
ھاؤس کی صوابدید پر - ان آنریبل ممبرس کی صوابدید پر جو ایسے موقعوں پر اپنے کنڈکٹ
(Conduct) کو ریگولیٹ (Regulate) کرتے ھیں -

میدک میں اس میں شک نہیں کہ میونسپل الکشنس ھورھے ھیں - میدک کے
ڈی - ایس - پی - کی رپورٹ پر میں نے خاص طور پر ڈی - آئی - جی کو یہاں سے بھیجا
کہ وھاں کے واقعات معلوم کرکے تفصیلی رپورٹ پیش کریں - انکے بیان کی بناء پر میں
ھاؤس کے سامنے یہ اسٹیٹمنٹ (Statement) دے رھا ھوں -

واقعہ یہ ھے کہ وھاں سکشن ۱۴۴ نافذ نہیں ھوا ھے - نہ تو کلکٹر نے ایسا
آرڈر دیا ھے اور نہ مجسٹریٹ نے میٹنگس یا پروسیشنس کو بیان(Ban) کیا تھا
یہ واقعہ ھی صحیح نہیں ھے - جو واقعہ ھوا ھے وہ یہ ھے کہ پولس ایکٹ کی دفعہ (۲۳)
کے تحت وھاں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے آرڈر پر اے - ایس - پی نے ایک حکم
جاری کیا تھا کہ جو کوئی پروسیشنس نکالنا چاھتے ھیں یا میٹنگس کرنا چاھتے ھیں وہ
قبل از قبل اسکی اجازت لے لیں - دفعہ ۲۳ ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کے تحت یہ محکوم ھے
کہ پولیس کا کوئی عہدہ‌دار ڈی - ایس - پی کی اجازت سے یہ حکم جاری کرسکتا ھے -
اسکو اس بارے میں جورسڈ کشن ھے - اس دفعہ کے تحت یہ حکم جاری کیا گیا - یہ
اس کا بیک گراؤنڈ (Background) ھے - میں اسکی بھی وضاحت کرنا چاھتا
ھوں کہ اس قسم کے آرڈر کی ضرورت کیوں محسوس ھوئی - کل جو تقریریں ھوئیں میں
مشکور ھوں میرے ان آنریبل دوستوں کا جو اپوزیشن میں ھیں کہ انہوں نے یہاں
پروٹسٹ کیا اور اڈجرنمنٹ موشن لایا - انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ الکشنس یا

بائی الکشنس یا میونسپل الکشنس میں کہیں بھی حکومت نے سکشن ۱۴۴ نافذ نہیں کیا۔
بلکہ اسکے برخلاف یہ حکم جاری کیا کہ پولیس کو ٹھیک طور پر بندوبست رکھنا چاہئے
اور پروسیشنس کے ساتھ پولیس کو رہکر انتظام کرنا چاہئے ۔ بہر حال پولیس نے جو حکم
جاری کیا تھا اس کی ضرورت بھی اسلئے پیش آئی کہ اس سے پہلے جوگی پیٹھ میں
میونسپل الکشنس کے موقع پر یہ دیکھا گیا کہ ایک پارٹی جس جگہ اپنا جسلہ کرنا
چاہتی اور اپنے انتظامات کرلیتی ہے وہاں دوسری پارٹی کے لوگ موجود ہو جاتے اور پہلی
پارٹی کے مائیک پر قبضہ کرلیکر اپنی میٹنگ شروع کردیتے ۔ اس طرح دونوں پارٹیز میں
کلاش (Clash) ہونے لگتا ایسے ہی پروسیشنس (Processions) وہاں
بھی نکلنے میں یہ ہوتا کہ کانگریس پارٹی کا پروسیشن شمال سے جنوب کی طرف آرہا ہو
تو کمیونسٹ سوشیلسٹ یا کسی اور رائیول پارٹی (Rival party) پارٹی کا
پروسیشن اسی وقت جنوب سے شمال کی سمت آتا ۔ نتیجتاً لا اینڈ آرڈر مینٹین کرنا مشکل
ہو جاتا ۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہا جاتا ۔ اور ایسا بھی ہوا کہ مجمع بڑا ہونے کی
صورت میں گالی گلوج کی نوبت بھی آگئی ۔ ایسے موقعہ پر لاٹھی چارج وغیرہ کی نوبت
بھی آسکتی ہے ۔ لیکن ایسا واقعہ ہوا تو نہیں ۔ غرض ڈی ۔ ایس ۔ پی کو جوگی پیٹھ کے
تجربہ کے بعد یہ محسوس ہوا کہ میدک میں جہاں کمیونسٹ پارٹی اور کانگریس پارٹی کے
کینڈیڈیٹس الکشنس کے لئے کھڑے ہیں اور بہت دلچسپی اور جوش و خروش کے ساتھ
الکشن کیمپین جاری ہے تو انکو احتمال ہوا کہ وہ پروسیشنس یا میٹنگس اگر ایک ہی
مقام پر ایک ہی جگہ کرنا چاہیں اور اس طرح تصادم ہو جائے تو لا اینڈ آرڈر مینٹین
کرنا مشکل ہے ۔ اسلئے انہوں نے یہ آرڈر دیا کہ پروسیشنس نکالنا یا میٹنگ کرنا ہو تو
پہلے ہی اجازت لے لیجائے اور وقت اور مقام کا نشچے (निश्चय) کرلیا جائے ،
تاکہ اس طرح ایک دوسرے میں تصادم کا موقعہ نہ پیدا ہو ۔ سکشنس ۲۳ پولیس ایکٹ
کے تحت یہ حکم دیا گیا ۔ چنانچہ حکم دینے کے بعد دونوں پارٹیز کی جانب سے درخواستیں
پیش ہوئیں اور اجازتیں بھی حاصل کی گئیں ۔ اور میٹنگس بھی چل رہی ہیں ۔ لیکن
کل جس طریقہ پر ہاؤس میں اڈجرنمنٹ موشن اس بارے میں پیش کیا گیا اسکو نظر
میں رکھتے ہوئے میں نے ڈی ۔ آئی ۔ جی کو اس ہدایت کے ساتھ وہاں روانہ کیا کہ
بہر صورت کوئی ایسی قید لگانا یا رسٹرکشن عائد کرنا میرے خیال میں الکشنس کے
دوران میں کچھ اچھی نظر سے نہیں دیکھا جائیگا ۔ اسلئے میں نے ڈی ۔ آئی ۔ جی کو
ہدایت دی کہ ڈی ۔ ایس ۔ پی کے حکم سے اے ۔ ایس ۔ پی نے جو آرڈر دیا تھا اسکو
کینسل (Cancel) کردو ۔ چنانچہ انہوں نے اس آرڈر کو کینسل کردیا
اور اب کسی اجازت کا لزوم باقی نہیں ہے ۔ ایک دن اس پر عمل ہوا تھا ۔ اسکے باوجود
میں نے حکم دیا کہ پولیس کا بندوبست زیادہ رکھا جائے اور اگر ایک ہی جگہ
دونوں پارٹیوں کے لوگ میٹنگ کریں اور کلاش (Clash) کی نوبت آئے جس
سے امن میں خطرہ پیدا ہو جائے تو ضابطہ کی کارروائی کرنی چاہئے ۔ اس ہدایت کے

ساتھ میں نے آرڈر کینسل کروادیا ہے - مجھے اس کا یقین ہے کہ دونوں پارٹیز الکشن کیمپین میں الکشنس ختم ہونے تک لا اینڈ آرڈر میں کسی طرح کا بھی خلل پیدا نہ ہونے دینگی - اسلئے میں نے یہ آرڈر دیا ہے کہ پابندی اٹھالی جائے چنانچہ اٹھادی گئی ہے۔

L.A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953.

Mr. Speaker: Let us now proceed to item No. 2 on the Agenda, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953.

Shri L. K. Shroff (Raichur) *:* I had not finished my speech yesterday, I had just begun.

Mr. Speaker: I thought the hon. Member had finished his speech yesterday.

Shri L. K. Shroff: I had just begun. ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೇ, ಈ ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಮಸೂದೆಯು ಒಂದು ದಿನವಾದರೂ ಮುಂಚಿತವಾಗಿ ಬಂದಿಲ್ಲ ಎಂದು ಹೇಳಬೇಕಾಗಿದೆ. ಈ ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಮಸೂದೆಯು ನಿಜವಾಗಿ ನೋಡಿದರೆ ಇದಕ್ಕೆ ಮುಂಚಿತವಾಗಿಯೇ ಬರಬೇಕಾಗಿತ್ತು. ತುಂಗಭದ್ರ ಅಣೆಕಟ್ಟಿನಂತಹ ಮಹಾಯೋಜನೆಗಳಿಗಾಗಿ ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾನದ ಸರಕಾರವು ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ಪೂರ್ಣಗೊಳಿಸಲು ತನ್ನ ಶಕ್ತಿ, ಸಂಪತ್ತನ್ನೆಲ್ಲಾ ಉಪಯೋಗ ಮಾಡುತ್ತಿರುವ ಕಾಲದಲ್ಲಿ ಭೂಮಿಗಳನ್ನು ಒಕ್ಕಲುತನದ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಸುಧಾರಿಸಿ ಅದರಿಂದ ಆಹಾರ ಹೆಚ್ಚು ಬೆಳೆಯುವ ಮಾರ್ಗವನ್ನು ಹಿಡಿಯಲು ಈ ಮಸೂದೆಯಿಂದಸಹಾಯವಾಗುತ್ತದೆ. ಏಕೆಂದರೆ ತುಂಗಭದ್ರ ಮುಂತಾದ ಯೋಜನೆಗಳು ಬರುವುದರಿಂದ ಎಷ್ಟೋ ಖುಷ್ಕಿ ಜಮೀನುಗಳು ತರಿಯಾಗಿ ಮಾರ್ಪಡಿಸಲ್ಪಡುತ್ತವೆ. ಸಂಸ್ಥಾನದಲ್ಲಿ ಈ ತರಹದ ಯೋಜನೆಗಳಿಂದ ಎಷ್ಟರಮಟ್ಟಿನ ಫಲವನ್ನು ಪಡೆಯಬಹುದೆಂಬುದನ್ನು ವಿಚಾರ ಮಾಡಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ. ಇಂತಹದರಲ್ಲಿ ಸರ್ಕಾರವು ತನ್ನ ಯೋಜನೆಗಳ ಪ್ರಕಾರ ಒಂದು ಶಿಸ್ತಿನಿಂದ ಒಂದು ಕ್ರಮದಿಂದ ನಡೆಯಿಸಬೇಕಾದರೆ ಸಾಕಷ್ಟು ಅವಕಾಶವನ್ನು ಪಡೆದಿರಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ.

ನಾವು ತುಂಗಭದ್ರ ಯೋಜನೆಯ ವಿಷಯವಾಗಿ ವಿಚಾರಮಾಡಿದರೆ ಗೊತ್ತಾಗುವುದೇನೆಂದರೆ ಜುಲೈ ಒಂದನೇ ತಾರೀಖಿನಿಂದ ತುಂಗಭದ್ರ ಅಣೆಕಟ್ಟಿನಿಂದ ನೀರು ಹನ್ನೆರಡು

ಪೈಲಿ ದೂರ ಹರಿಯುತ್ತದೆ ಎಂದು ಸರ್ಕಾರದವರು ಹೇಳಿದರು ಮತ್ತು ಇದರಿಂದ ೬೦೦೦ ಎಕರೆಗಳು ತರಿಯಾಗುವುದೆಂದು ಹೇಳಿದರು ಆದರೆ ನಿನ್ನೆ ತಾನೇ ಕೃಷಿ ಶಾಖಾ ಸಚಿವರು ಈ ವರುಷ ೭೦೦೦ ಎಕರೆಗಳು ಮಾತ್ರ ತರಿಯಾಯಿತೆಂದು ತಿಳಿಸಿದರು ಮತ್ತು ಉಳಿದುದನ್ನು ಸಾಗುವಳಿ ಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಕೆಲವು ಅಡ್ಡಿಗಳೂ ಬಂದವೆಂದೂ ಹೇಳಿದರು. ಈ ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಮಸೂದೆಯು ಈ ಮುಂಚಿತವಾಗಿ ಒಂದು ಕಾನೂನು ರೂಪದಲ್ಲಿ ಬಂದಿದ್ದರೆ ಅದರ ಸಹಾಯದಿಂದ ಈಗ ಕಂಡುಬರುವ ಅಡಚಣೆಗಳನ್ನು ದೂರಮಾಡಬಹುದಾಗಿತ್ತು. ಸುಮಾರು ೪೦೦೦ ಎಕರೆ ಭೂಮಿಯಲ್ಲಿ ಯಾವ ಬೆಳೆಯನ್ನು ನಾವು ಬೆಳೆಯಲಾರದೆ ಹೋದೆವು. ಇದಕ್ಕಾಗಿ ನಾನು ಹೇಳುವುದೇನೆಂದರೆ ಈ ಮಸೂದೆಯು (Not a day too soon) ಒಂದು ದಿನವೂ ಮುಂಚಿತವಾಗಿ ಬಂದಿಲ್ಲ ಆದರೂ ಈಗ ಬಂದಿದೆ ಇದಕ್ಕಾಗಿ ಸಂತೋಷ ಸ್ವಾಗತ. ಈ ಮಸೂದೆಯಲ್ಲಿ ಒಂದೆರಡು ಅಂಶಗಳು ಸ್ವಲ್ಪ ದೋಷಗಳಿಂದ ಕೂಡಿದೆ ಎಂದು ನನಗನಿಸುತ್ತದೆ. ಮಸೂದೆಯ ನಾಲ್ಕನೆಯ ಕಲಮು (Section) ನಲ್ಲಿ ಸುಧಾರಣೆಯ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ತಯಾರಿಸಲು ಮತ್ತು ಅವುಗಳನ್ನು ಜಾರಿಗೆ ತರಲು ಮೂರನೆಯ ಕಲಮಿನಲ್ಲಿ ತೋರಿಸಿದಂತೆ ಒಂದು ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಸಮಿತಿಯನ್ನು ರಚಿಸಬಹುದೆಂದು ಹೇಳಿದೆ. ಈ ಭೂಸುಧಾರಣೆಯ ಸಮಿತಿಗೆ ರಾಜಸ್ವ ಮಂಡಲದ ಒಬ್ಬ ಸದಸ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರು ನೀರಾವರಿಯ ಮುಖ್ಯ ಇಂಜನೀಯರ, ಅರಣ್ಯಗಳ ಮುಖ್ಯ ಕನ್‌ಸರ್‌ವೇಟರ್ ಮತ್ತು ಕೃಷಿ ಶಾಖೆಯ ಡೈರೆಕ್ಟರ ಇವರುಗಳು ಸದಸ್ಯರು, ಈ ರೀತಿ ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಸಮಿತಿ ಏರ್ಪಡುತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಇದರಲ್ಲಿ ಜನತೆಯ ಅಭಿಪ್ರಾಯವನ್ನು ಬಿಂಬಿಸುವ ಯಾವ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯೂ ಕಾಣಬರುವುದಿಲ್ಲ. ಕೇವಲ ಅಧಿಕಾರಿಗಳ ಒಂದು ಸಮಿತಿ ಹೀಗಾಗುವುದರಿಂದ ಈ ಮಸೂದೆಯಲ್ಲಿ ಹೇಳಲಾದ (Schemes) ಜಾರಿಯಲ್ಲಿ ತರುವುದರಲ್ಲಿ ಸಾಕಷ್ಟು ಯಶಸ್ಸು ದೊರೆಯಲಿಕ್ಕಿಲ್ಲವೆಂಬ ಭಯ ಉಂಟು. ಈಗಿನ ಮನ್ವಂತರದಲ್ಲಿ ನಮಗೆ ಕಂಡುಬರುವುದೇನೆಂದರೆ, ಯಾವದೇ ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಯೋಜನೆಗಳಲ್ಲಿ ಜನತೆಯ ಪ್ರತಿನಿಧಿಗಳ ಸಹಕಾರ ಬೆಂಬಲವು ಸಿಕ್ಕದಿದ್ದರೆ ಈ ಯೋಜನೆಯನ್ನು ಸಾಕಷ್ಟು ಯಶಸ್ವಿ ರೀತಿಯಲ್ಲಿ ಜಾರಿಗೆ ತರುವುದು ಕಷ್ಟವಾಗುತ್ತದೆ. ಇದಕ್ಕಾಗಿ ನನ್ನ ಒಂದು ಸೂಚನೆ ಏನೆಂದರೆ, ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಸಮಿತಿಯಲ್ಲಿ ಜನತೆಯ ಪ್ರತಿನಿಧಿಗಳನ್ನು ಸೇರಿಸಿಕೊಳ್ಳುವುದು ಅತ್ಯವಶ್ಯ. ಜಿಲ್ಲೆಯ ಮಟ್ಟದಲ್ಲಿ (District level) ಸಹ ಒಂದು ಸಮಿತಿಯನ್ನು ಏರ್ಪಡಿಸಿ ವಿಶೇಷ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಗೆ ಅನ್ವಯಿಸುವಂತೆ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರಲು ಸಾಧನವಾಗುತ್ತದೆ. ಒಂದು ಶಿಸ್ತಿನಿಂದ ತರುವುದಕ್ಕಾಗಿ ಈ ಏರ್ಪಾಡು ಅವಶ್ಯವೆಂದು ನನಗೆ ತಿಳಿಯುತ್ತದೆ. ಮತ್ತೊಂದು ವಿಷಯ ಏನೆಂದರೆ, ಈ ಯೋಜನೆಯನ್ನು ಜಾರಿಗೆ [ತರುವಾಗ ರೈತರು ಸ್ವತಃ ತಮ್ಮ ಭೂಮಿಗಳಲ್ಲಿ ಯೋಜನೆಯನ್ನು ಕಾರ್ಯಗತ ಮಾಡುವ ಇಚ್ಛೆ ಇದ್ದರೆ ಸರ್ಕಾರವು ಕೈಗೊಳ್ಳಬಾರದು ಎಂದು ಹೇಳುತ್ತೇನೆ. ಆಕ್ಷೇಪಣೆಗಳನ್ನು ಎತ್ತಲು ಯೋಜನೆಯು ಪ್ರಕಟವಾದ ೧೫ ದಿನಗಳ ಒಂದು ಅವಧಿಯನ್ನು ವಿಧಿಸಿದೆ. ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯದಲ್ಲಿ ನಮ್ಮ ಹಳ್ಳಿಯ ರೈತರು ಈಗಿನ ಒಂದು ಪರಿಸ್ಥಿತಿ, ಅದರ ವಿದ್ಯೆ, ಸಾರ್ವಜನಿಕ ವಿಷಯಗಳಲ್ಲಿ ಅವರು ತೋರಿಸುತ್ತಿರುವ ಒಂದು ತರದ ಅನಾದರ ಮುಂತಾದವುಗಳನ್ನು ನೆನೆದರೆ, ಲೆಕ್ಕಕ್ಕೆ ತೆಗೆದುಕೊಂಡರೆ, ೧೫ ದಿನದ ಒಂದು ಅವಧಿ ಸಾಕಾಗುವುದಿಲ್ಲವೆಂದು ನನಗನ್ನಿಸುತ್ತದೆ. ಅವರಿಗೆ ಕನಿಷ್ಟಪಕ್ಷ ಒಂದು ತಿಂಗಳು ಅವಧಿ ಕೊಡಬೇಕು. ಅದು ಉಚಿತ ಸರ್ಕಾರದ ಈ ಯೋಜನೆಗಳು ಸಾಧ್ಯವಾಗುವುದಕ್ಕೆ ಈ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ಅವಧಿ ಆವಶ್ಯಕ. ಈ ರೀತಿ ಅವಕಾಶ ಕೊಡುವುದರಿಂದ

ಈ ಮಸೂದೆಯನ್ನು ಜಾರಿಗೆ ತರುವುದಕ್ಕೆ ಬಹಳ ಅನುಕೂಲವಾಗುವುವು ಎಂದು ಹೇಳಿ ನನ್ನ ಭಾಷಣವನ್ನು ಮುಗಿಸುತ್ತೇನೆ.

* شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے (اپا گوڑہ) - مسٹراسپیکر سر۔ ہندوستان میں اور حیدرآباد سٹیٹ میں بھی اس وقت سب سے بڑا سوال جو ہے وہ زمین کا ہے - زمین کو ٹھیک کرنے اور اسکی پیدا وار بڑھانے کے لئے جو بل اسمبلی میں پیش ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری تھا - اسکی ضرورت کو ہم سب محسوس کرتے ہیں - لیکن پہلے میں یہ کہونگا کہ زمین کو تو ہمیں درست کرنا ہے اور ہم ضرور کرینگے لیکن زمین کا سب سے بڑا سرمایہ اگر کوئی ہے تو وہ کاشت کرنے والا کسان ہے - جو لینڈ ریفارمس بل ہاؤز کے سامنے آنے والا ہے اسکے تحت اگر ہم جوتنے والے کو زمین کا مالک بناسکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اسکیمس (Schemes) کامیاب ہوسکتی ہیں۔ سنہ ۱۹۴۱ع سے کئی برس پہلے ایسا اقدام کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ کوشش ابتک ناکام رہی ہے - ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کسان کو ہم نے ایسے مواقع فراہم نہ کئے کہ وہ اپنی محنت کو اپنی زمین پر صرف کرسکے - اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جاگیرات کو ختم کرنے کا اور کسانوں کو زمین دینے کا جو نعرہ ہم نے بلند کیا تھا وہ ایسے بلس (Bills) سے پورا نہیں ہوسکتا - نظام ساگر کے تحت جو اوریگیشن کی اسکیم پچھلے کئی سال سے عمل میں آرہی ہے اسکے بارے میں بہت سے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسکے پانی سے جس طرح استفادہ کیا جانا چاہئے نہیں کیا جارہا ہے - جو زمینات کاشت کے تحت لائی جاسکتی ہیں نہیں لائی گئی ہیں - تنگبھدرا پراجکٹ کے تعلق سے بھی یہی کہا رجارہا ہے کہ مائینر کنالس (Minor Canals) جیسے اچھے ہونے چاہئے تھے نہیں ہیں - ان مقاصد کو ایسے بل سے پورا کیا جاسکتا تو میں سمجھتا کہ واقعی یہ بل فائدہ مند ثابت ہوگا - اس میں ایک اور خامی ہے وہ یہ کہ گورنمنٹ نے کوئی ذمہ داری راست طور پر اپنے آپ پر نہیں لی ہے کہ لینڈ ریوینیو (Land Revenue) سے اسپر خرچ کرینگے - جسطرح بمبئی ایکٹ کے پری امبل (Preamble) میں ایسی چیزوں کو صاف کردیا گیا ہے - میں آپکو وہ سنانا چاہتا ہوں -

Whereas it is expedient to provide for the making and execution of schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works, the prohibition and control of grazing for the purposes of preservation of soil, prevention of soil erosion, improvement of water supply and other matters in order thereby to protect lands in the province of Bombay and for charging certain expenditure on the revenue of the Province......

اس میں صاف طور پر یہ ذمہ داری قبول کی گئی ہے کہ حکومت کے پیسے میں سے کافی خرچ کیا جائیگا ۔ ایسی صورت میں ہی امپرومنٹ راست طور پر ہوگا ۔ سکشن (۱۰) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت زمین کو درست کریگی اسکے بعد اقساط کے ذریعہ کسانوں سے پیسہ حاصل کیا جائیگا ۔ اس سلسلہ میں صاف طور پر اپنی پالیسی کو واضح کردیا جاتا تو مناسب ہوتا ۔ ایک اور چیز جسکی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ بمبئی کے ایکٹ میں یہ چیز صاف طور پر بتائی گئی ہے کہ وہاں ڈسٹرکٹ وائیز بورڈ قائم کئے جائینگے۔ یہاں بھی اوسی طرح کا لینڈ امپرومنٹ بورڈ (Land Improvement Board) ہو تو مناسب ہے ۔ ایک بورڈ سنٹر میں بیٹھکر کام کرے وہ مختلف اضلاع کی ضروریات کو شائد پورا نہ کرسکےگا ۔ حیدرآباد میں کئی ریجنس (Regions) ہیں کسی ریجن (Region) پر شائد وہ زیادہ توجہ کرے اورکسی ریجن پرکم توجہ کرے ۔ اگر ڈسٹرکٹ امپرومنٹ بورڈ رکھا جائے تو وہاں جو دیہات ہیں انکے حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے سوچا جاسکیگا ۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ بمبئی کی طرح یہاں بھی عمل کیا جائے اور ڈسٹرکٹ وائیز بورڈ قائم کیا جائے ۔

تیسری چیز جو بمبئی کے ایکٹ میں میں نے دیکھی وہ اس میں نہیں ہے ۔ وہ اس بورڈ کے کمپوزیشن کے سلسلہ میں ہے ۔کمپوزیشن کے سلسلہ میں عوام کا تعاون حاصل کرنے کے لئے حکومت کو قدم اٹھانا چاہئے ۔ اس بل میں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آفیشل طور پر اس بورڈ کو چلایا جائیگا ۔

اسکے سب کلاز(۳) میں جو کہا گیا ہے اسکے لحاظ سے بورڈ کا کمپوزیشن حکومت کی مرضی پر رہیگا لیکن ان آفیشیل ایلیمنٹ (un-Official element) اور عوام کا تعاون حاصل کیا جاسکےگا یا نہیں اس سے واضح نہیں ہوتا ۔ بمبئی کے ایکٹ کا سکشن (۳) میں ہاؤز کے سامنے پڑھتا ہوں ۔

Section 3 of Bombay Act

The Provincial Government shall constitute in each District a Board consisting of the Collector, the District Agricultural Officer, the Regional Conservator of Forests and such non-official persons not exceeding 2, as may be appointed by the Government.

بمبئی کے ایکٹ میں صاف طور پر انآفیشیل ایلیمنٹ لینے کے بارے میں پرووِیژن رکھا گیا ۔ میں اس ایکٹ کو نمونہ کے طور پر پیش کرنا ضروری ہی نہیں سمجھتا ۔کیونکہ یہ ایکٹ سنہ ۱۹۴۲ع میں پیش ہوا اور اس میں ترمیمات ہوتی رہیں ۔ بعد میں جب

ھاری عوامی حکومت آئی تو اوس زمانہ میں یہ محسوس کیا گیا کہ ہر بورڈ کو بھی زیادہ سے زیادہ عوام کا تعاون عمل حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ الکشن کے اصول کو اس میں لانا ضروری ھے ۔ یہاں بھی ھائز کے سامنے ڈسٹرکٹ بورڈ بل آیا ھوا ھے ۔ اسکے تحت ھرڈسٹرکٹ بورڈ چنا جانے والا ھے۔ لیکن بورڈ کو کانسٹی ٹیوٹ(Constitute) کرتے وقت اس میں کم ازکم آدھے سے زیادہ اراکین عوامی نمائندے رکھے جانے چاھئیں ۔ اگر ایسا ھوتو میں سمجھتا ھوں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے کاروبار میں سودھا (सुविधा) ھوگا اور آفیشیل ایلیمنٹ (Official element) اور الکٹڈ ایلیمنٹ (Elected element) جب ایک جگہ آجائینگے تو بہت زیادہ فائدہ ھوگا وہ لوگ مقامی معلومات حاصل کرکے امپرومنٹ کاکام ھاتھ میں لے سکتے ھیں ۔ اس وجہ سے اس بل کے کلاز (۳) میں مناسب ترمیم کی جائے تاکہ عوامی الیمنٹ کو اس کے ساتھ رکھا جاسکے ۔ ایک چیز یہ بھی ھے کہ کسی خاص ایریا کے بارے میں حکومت کی طرف سے انکوائری آفس (Enquiry office) قائم کیا جائیگا کہ کون کونسی زمین درست کرنا چاھئے ۔ یہ آفس اسکے متعلق رپورٹ پیش کرے گا ۔ اس کے لئے بھی ضرورت اس بات کی ھے کہ ایسی زمینوں کے مالکوں کا تعاون عمل حاصل کرنے کے لئے مشنری قائم کی جائے ۔ اس سلسلہ میں بہتر ھوگا کہ پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کی ایک اڈوائزری کمیٹی (Advisory Committee)قائم کردی جائے ۔ اس کے مشورہ سے یہ طے کیا جاسکتا ھے کہ کونسی اسکیم کولینا چاھئے اور اسے کس طرح عمل میں لانا چاھئے ۔ اس میں ایک حدتک اسکی گنجائش رکھی گئی ھے کہ اسکیم آنے کے بعد عوام اس کے متعلق رائے دے سکتے ھیں ۔ لیکن اسکے قبل ھی اگر زمین کے مالکوں کی طرف سے چنی ھوئی یا نام زدکردہ کمیٹی قائم کردی جائے تو وہ انکوائری آفیسر ان سے تعاون کرکے زیادہ اچھی طرح اس اسکیم کو عمل میں لاسکیگا ۔ اس قسم کی مشاورتی کمیٹیاں اون ایریاز کے اندر جہاں یہ اسکیم لی جانے والی ھو قائم کی جاسکتی ھیں ۔ وھاں کے لینڈ ھولڈرس اپنے طور پر ایسی کمیٹیوں کے ممبرس کو نام زد کرسکتے ھیں ۔ جیساکہ میں نے عرض کیا ڈسٹرکٹ بورڈ میں آدھے سے زیادہ نمائندے چنے ھوئے ھوں ۔

اسکیم کے بارے میں رائے دینے کے لئے پندرہ دن کی مدت رکھی گئی ھے تاکہ کسی کو اگر یہ اسکیم پسند نہ آئے تو وہ پندرہ دن کے اندر عذارت پیش کرسکے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ یہ مدت بہت کم ھے۔ خاص طور پر اس لئے کہ کسان ان پڑھ اور جاھل ھوتے ھیں ۔ اس لئے یہ جو چیز رکھی گئی ھے کہ اسکیم پبلش ھونے کے بعد اس مدت میں غور کیا جاکر رائے دینا چاھئے ۔ یہ غلط ھے ۔ اس لئے میرا سمجھاؤ یہ ھے کہ پندرہ دن کے بدلے اگر دو مہینے کی مدت ھوتو مناسب ھے ۔کلاز (٦٦) کے تحت یہ ھے کہ اگر آدھے سے زیادہ لوگ اس اسکیم کے خلاف ناراضگی بتائیں تو بورڈ اس اسکیم کو پاس کرنے کے بدلے حکومت کے پاس بھیجے گا ۔ میں سمجھتا ھوں کہ ایسی

چیزیں جہاں تک ہوسکے والنٹری بیسس (Voluntary basis) پرکی جانی چاہئیں اگر سختی برتی جائیگی تو نامناسب ہوگا ۔ کیونکہ آج کل کے جو کچھ حالات ہیں وہ ظاہر ہیں ۔ کسانوں کو زمین نہیں مل رہی ہے ۔ وہ لوگ ہمارے معاشی ڈھانچے سے ناخوش ہیں ۔ زمینداری ڈھانچہ ابھی تک قائم ہے ۔ آج غریب اور کسان اس قابل نہیں ہیں کہ ان سختیوں کو برداشت کرسکیں ۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ حتی الامکان اس کو والنٹری بیسس پر رکھنا چاہئے۔ ایسی چیزیں اون کی مرضی سے عمل میں آنی چاہئیں ۔ اس لئے اس میں یہ جو اصول رکھا گیا ہے کہ اگر آدھے سے زیادہ ممبر ناراض ہوں تو حکومت خود اس اسکیم کو پاس کرے گی اور عمل میں لائے گی نامناسب ہے ۔ میرا سجھاؤ یہ ہے کہ جس ایریا میں اس اسکیم کو عمل میں لانا ہو اوس ایریا کے کم از کم ۲ / ۳ لوگ اگر اس کو منظور نہیں کرتے تو اس کو عمل میں نہیں لانا چاہئے ۔کیونکہ کسی مختص ایریا کے لوگوں کی دو تہائی تعداد جب تک راضی نہیں ہوگی اوس وقت تک کوئی اسکیم عمل میں نہیں لائی جاسکے گی اور وہ ناکام ہوگی ۔ اسلئے دوتہائی لوگوں کی رضامندی اس سلسلہ میں حاصل کرنا مناسب ہوگا ۔ ٹیننسی بل کے سلسلہ میں کنسالیڈیشن (Consolidation) کے مسئلہ پر بھی ہم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اور وہاں بھی ہم نے اس چیز کا اظہار کیا ایسی اسکیموں کو عوام کی رائے سے عمل میں لانا چاہئے یا کم از کم کافی سے زیادہ رائے اون کی حاصل ہونی چاہئے ۔ تب ہی ایسی اسکیموں کو عمل میں لانا ممکن ہوسکتا ہے ۔ اس لئے میرا سجھاؤ یہ ہے کہ اس پراویژو (Proviso) کو اس طرح تبدیل کیا جائے کہ جب تک دوتہائی لوگ راضی نہ ہوں حکومت بہ جبراً اس کو عمل میں نہیں لائے گی ۔کم از کم دوتہائی لوگوں کا موافق ہونا ضروری ہوگا ۔ اس قسم کی اسکیمیں جب عمل میں لائی جاتی ہیں وہ اکزیکیٹیو (Executive) کی طرف سے جو سختیاں کی جاتی ہیں اون کی بہت سی شکایتیں هاؤز کے سامنے آچکی ہیں۔ آنریبل ممبرس نے شخصی طور پر ان چیزوں کو پیش کیا کہ کسطرح ایسی اسکیموں کے اکزیکیوشن (Execution) میں گڑبڑ ہوتی ہے۔ کرپشن (Corruption) تو ہوتا ہی ہے ۔ میں یہاں اس کا ذکر نہیں کرونگا ۔ لیکن دیگر طریقوں سے بھی عوام کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ شولا پور سرکٹ کے ایک آنریبل ممبر نے میرے سامنے یہ چیز رکھی تھی کہ بنڈنگ (Bunding) کے سلسلہ میں وہاں امریکن طریقہ پر کام کیا جا رہا تھا تو کسانوں نے کہا تھا کہ جو طریقہ آپ عمل میں لارہے ہیں وہ مناسب نہیں ۔ وہ مناسب تھا یا نہیں وہ عملی طور پر اون لوگوں کو معلوم ہوگا ۔ لیکن میں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ جو اکزیکیٹیو آفیسر جس ایریا میں اس اسکیم کو عمل میں لائینگے وہاں کے مالکان آراضی سے مشورہ لینا ضروری ہوگا ۔ اسلئے اوس کے لئے بھی پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کی ایک کمیٹی بورڈ کی طرف سے قائم کی

جائے تاکہ اس اسکیم کے اکزیکیوشن میں مدد حاصل ہوسکے اور اون کے مشورہ سے اس اسکیم کو عمل میں لانے کی کوشش کی جاسکے ۔

ایک چیز جو میں بھول گیا تھا وہ یہ ہے کہ اس بل میں یہ چیز رکھی گئی ہے کہ اگر پچاس فیصد زمین کے مالک اس اسکیم کی مخالفت کرتے ہیں تو پھر اسکوحکومت کی طرف بھیجا جائیگا ۔ پچاس فیصد زمین کے مالک کسی ایریا میں دو آدمی بھی ہوسکتے ہیں ۔ تعلقہ گنگا پور میں ایسے بھی زمیندار ہیں جو آدھی سے زیادہ زمین کے مالک ہیں ۔ اگر وہ کہیں کہ مجھے بنڈنگ اسکیم (Bunding scheme) پسند ہے تو وہ عمل میں لائی جائیگی خواہ دیہاتیوں کی اکثریت اس پر راضی نہ ہو ۔ چونکہ ایک شخص جو تعلقہ کی آدھی سے زیادہ زمین کا مالک ہے اگر وہ کہتا ہے کہ یہ اسکیم اچھی ہے یا اچھی نہیں تو اس اسکیم کو عمل میں لایا جائیگا یا روک دیا جائیگا ۔ اس لئے میرا سجیشن یہ ہے کہ ایریا کی شرط نہ رکھتے ہوئے لینڈ ہولڈرس کی تعداد کی شرط رکھنا مناسب ہوگا ۔ دوتہائی مالکان اراضی اس سے متفق ہونے کی صورت میں اسکیم عمل میں لائی جانا چاہئے ۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو ایک آدھ مالک زمین ہی پوری اسکیم کو ردکرسکیگا یا قبول کرسکیگا ۔ اس اسکیم کو عمل میں لانے کے سلسلہ میں کچھ حقوق حکومت نے اپنی طرف لئے ہیں ۔ اگر عوام کی جانب سے یہ اسکیم عمل میں نہ لائی جائے تو حکومت خود اس اسکیم کو اپنی طرف سے عمل میں لائے گی ۔ اور خرچ بھی برداشت کرے گی اور بعد میں ریوینیو کی طرح اس کو وصول کیا جائیگا مجھے اس میں ایک دقت محسوس ہو رہی ہے ۔ ہمارے جو کسان پانچ دس ایکر کے مالک ہیں اور جو اپنے کھیت بھی ٹھیک طریقہ سے نہیں جوت سکتے جن کے پاس بیج کے لئے ہل اور بیل لانے کے لئے پیسے بھی نہیں ہوتے ان کو اگر اس پر مجبور کیا جائے کہ اگر وہ اس اسکیم کو عمل میں نہ لائیں تو حکومت خود اس اسکیم کو عمل میں لاکر اسکا پیسہ اون سے وصول کریگی تو اون کے لئے مشکل کا باعث ہوگا ۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اون کے پاس چار پانچ ایکر کا جو ٹکڑا ہوگا وہ بھی انہیں چھوڑنا پڑیگا ۔ میرا عرض کرنا یہ ہے کہ اس طرح کی سختی برتنا کس حدتک مناسب ہوگا ؟ حکومت اس اسکیم کو عمل میں لائیگی اس پر رقم خرچ کریگی اور اقساط میں لوگوں سے رقم وصول کرلیگی ۔ اسکے ساتھ ساتھ اس بل میں اس امر کی گیارنٹی بھی نہیں دیگئی ہے کہ اگر وہ رقم ادا نہ کرے تو اوسکی زمین جو چار پانچ ایکر پر مشتمل ہوگی کھینچ لینے کی نوبت نہیں آئیگی ۔ جب یہ گیارنٹی حکومت نہ دے تو ظاہر ہے کہ اوس کو اپنی زمین چھوڑ دینا پڑیگا ۔ ایسی صورت میں کسطرح کسان اس اسکیم کا ساتھ دے سکتے ہیں ۔ اگر حکومت اس پر پیسہ خرچ کرے اور کسانوں سے چھوٹے چھوٹے اقساط میں پیسہ لے تو ممکن ہے وہ اس پر راضی ہوسکینگے ۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ اس امر کی بھی گیارنٹی ہونی چاہئے کہ کسی بھی وجہ سے ہو اونکو اپنی زمین چھوڑنے کی نوبت آنے نہیں دیجائیگی ۔ غالباً اس چیز کو اس بل میں اسلئے رکھا گیا ہے کہ جہاں اریگیشن پراجکٹس

هیں مثلاً نظام ساگر وغیرہ کے علاقے وھاں سختی سے اس کو عمل میں لانے کے لئے رکھا گیا ھے ۔ لیکن آنریبل منسٹر اس کو واضح کریں کہ اس کے نتیجہ کے طور پر کسانوں کو اپنی زمین چھوڑنے کی نوبت نہیں آئیگی ۔ اس کلاز کو ری ڈرافٹ (Redraft) کرنے کی ضرورت ھے ۔ اسکے علاوہ رقم کی ادائی کے لئے سہل اقساط رکھنے چاھئیں ۔ اس کلاز میں انسٹالمنٹس (Instalments) کی تعداد مقرر نہیں کی گئی ھے ۔

اس کے بعد ریپرس کے سلسلہ میں پرووژن ھے ۔ اس بل کا آخری کلاز (۱۵) میں هاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں ۔

"Any person who contravenes or causes any contravention of any of the provisions of a scheme which has come into force under Section 6, or any regulation made under Section 7, or does any act which causes damage to any of the works carried out under the scheme, or fails to fulfil any liability imposed on him under Section 12 shall on conviction be punishable with fine which may extend to Rs. 100 or with simple imprisonment for a period which may extend to one month or with both."

میں سمجھتا ھوں کہ اس کلاز کی ضرورت نہیں تھی ۔ اس میں جو ایریا بتائے گئے ھیں وہ کونسے ھیں میں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں ۔ اسکے علاوہ حکومت یہ اختیار بھی لیتی ھے کہ اگر کوئی شخص اسکو عمل میں نہ لائے تو سو روپیہ جرمانہ اور امپریزنمنٹ (Imprisonment) بھی ھوسکیگا ۔ کلاز (۸) میں کہا گیا ھے کہ اگر کسی کام کو عمل میں نہ لایا گیا تو حکومت خود اس کام کو اپنے ھاتھ میں لیکر کریگی اور اوسکے پیسے ریوینیو کے طور پر وصول کریگی ۔ جب یہ پرووژن موجود ھے تو پھر اوس پر سختی کرنے یا عمل میں نہ لانے کی صورت میں فائن (Fine) وغیرہ کرنے کی کیا ضرورت ھے ۔ اوسکے علاوہ اگر کوئی دوسرا آدمی اسکو ڈیمیج (Damage) پہنچائیگا تو اوسکو بھی سزا دیجائیگی میں سمجھتا ھوں کہ اسکی بھی ضرورت نہیں تھی ھمارے پاس اس کے لئے معمولی قانون موجود ھے ۔ اگر کوئی میرے گھر کی دیوار کو نقصان پہنچاتا ھے تو میں قانونی چارہ کار اختیار کرسکتا ھوں ۔ خاص طور پر پرووژن رکھنے کی ضرورت نہ تھی ۔ ریپیرس (Repairs) کے سلسلہ میں کلاز (۱۲) سب کلاز (۲) میں یہ ھے کہ :-

"If any such person fails to maintain or repair the work within the time fixed by the Tahsildar under Sub-Section (1) the Tahsildar shall himself get the work executed or repaired and recover the cost thereof from such person.

ریپر کے لئے ایک انتظام رکھا گیا ھے اگر کسان خود نہ کرے تو حکومت کرے گی اور اسکے اغراض کلاز (۱۵) میں بتلائے گئے ھیں ۔ لیکن جب لینڈ ریوینیو کے طور پر

حکومت اپنا خرچہ وصول کرلیگی تو پھر سزا دینے کا سوال پیدا کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا - یہ میژرس (Measures) والنٹریلی (Voluntarily) عمل میں لائے جائیں تو زیادہ فائدہ مند ہوسکتے ہیں - اگر والنٹری ایلیمنٹس زیادہ رکھے جائیں اور حکومت اور کسان باہم مل کر کام کریں تو اس اسکیم کو عمل میں لایاجاسکتا ہے - لیکن یہاں سختی کا نظریہ قائم کیا گیا ہے اور کلاز (۱۰) ایک تعزیری دفعہ معلوم ہو رہا ہے - وکلاء صاحبان اسکے متعلق بتلاسکتے ہیں کہ یہ کیسا دفعہ ہے - لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ کلاز (۱۰) مناسب نہیں ہے اسکو نکال دیا جانا چاہئے -

یہی چند چیزیں تھیں جو میں اس ایکٹ کے سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا تھا - لیکن میں حکومت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے قوانین جنکا لاکھوں کروڑوں لوگوں سے تعلق ہوتا ہے وہ لائے جاتے ہیں اور چار پانچ دن یا ایک ہفتہ کے اندر ان کے بارے میں رائے دینے کے لئے کہا جاتا ہے - کسانوں کے حالات اور دیگر اسٹیٹس کے قوانین کی روشنی میں اسکو دیکھنے کا موقع نہیں رہتا - اس بل کے خلاف مجھے کچھ کہنا نہیں ہے لیکن میں ضرور یہ کہونگا کہ اس کا چونکہ ہزاروں لاکھوں لوگوں سے تعلق ہے اسلئے قانون بننے سے پہلے تمام پارٹیوں کو باہمی طور پر بحث کرنے کا موقع دیا جائے تو زیادہ مناسب ہے - میں نے بمبئی ایکٹ پڑھنے کی کوشش کی لیکن کوئی ترمیم نہ دے سکا حالانکہ کئی پراویژنس ترمیم طلب ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ تمام پارٹیز سے کنسلٹ (Consult) کیا جائیگا - چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی میں یہ وعدہ کیا تھا کہ تمام پارٹیز سے بات چیت کرکے قانون بنایا جائیگا - خیر اس قانون کے لئے موقع نہ ملا ہوگا لیکن آئندہ ایسا کیا جائے تو مناسب ہے - آخر میں مجھے اس ایکٹ کے تعلق سے یہی کہنا ہے کہ اسکو زیادہ سے زیادہ والنٹری (Voluntary) بنایا جائے -

*شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادرگھاٹ) - مسٹر اسپیکر سر - لینڈ امپرومنٹ (Land Improvement) کے سلسلہ میں جو بل پہلی خواندگی کے لئے پیش ہوا ہے اس پر دو چار اعتراضات کئے گئے ہیں - اس پورے بل کے ڈھانچہ پر اگر غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے آفیشلس (Officials) پر مشتمل ایک بورڈ بنایا جائیگا جہاں سے اس اسکیم کا آغاز ہوتا ہے - وہ انسٹرکشنس (Instructions) دینگے کسی ایسے آفیسر کو (ان خصوص اغراض کے لئے جنکا دفعات میں تذکرہ ہے) اسکیم کا ڈرافٹ (Draft) تیار کریگا - یہ اسکیم ڈرافٹ ہونے کے بعد کلکٹر کے پاس جائیگی اور کلکٹر انکوائری آفیسر مقرر کریگا اور وہ مقرر کردہ انکوائری آفیسرجن لوگوں پر اس اسکیم کا اثر پڑتا ہے انکے اعتراضات سننے کے بعد اسکو ماڈیفائی (Modify) کرکے کلکٹر کے پاس پھر واپس بھیجے گا - کلکٹر اس پر اپنا اکسپلینیٹری نوٹ (Explanatory note) لکھکر اسکو بورڈ کے پاس بھیجے گا اور بورڈ اسکو اپروو

(Approve) کریگا یا ریجکٹ (Reject) کریگا جیسی کہ صورت ہو۔ اسکے بعد ایک اگزیکٹیو آفیسر (Executive Officer) ہوگا جسے اس اسکیم کو اکزیکیوٹ کرنے کے لئے بہیجا جائیگا اور اس اسکیم کا اکزیکیوشن ہونے کے بعد اس میں جو خرچہ ہوتا ہے اکزیکیٹیو آفیسر ہی ان لوگوں سے جنکی کہ زمین سدھاری گئی ہے مناسب اقساط میں پیسہ وصول کریگا ۔ یہ بعد کی بات ہے کہ اسکو مینٹین کرنے کے لئے ایک مینٹیننس آفیسر (Maintenance Officer) یا ایسی ہی کوئی دوسری مشنری رہیگی ۔ اسطرح قدم م قدم پر اس مشنری کے پرزے علحدہ ء حدہ ہیں جو بورڈ سے لیکر مینٹیننس آفیسر تک ایک مکمل ڈھانچہ بناتے ہیں ۔

اس بل کو سرسری طور پر پڑھنے کے بعد پہلا ایڈیا (Idea) یہ آتا ہے کہ جس طرح کمپلسری ایجوکیشن کی بنیاد رکھی گئی ہے وہی ایڈیا حکومت کا یہاں بھی ہے ۔ لینڈ امپرومنٹ کے اسکیمس صرف دو ہی طریقوں سے عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔ ایک توکوآپریٹیو بیسس (Co-operative basis) یعنی باہمی تعاون پر چھوٹے چھوٹے کاشتکار ملکر ایک اسکیم تیار کریں اور والنٹری طریقہ پر اسکو اختیار کیا جائے تاکہ لینڈ کو امپروو(Improve) کر کے اپنی زندگی سنواریں یا دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ اس کام کو خود اپنے ہاتھ میں لیکر اسکیم کو پایہ تکمیل کو پہنچائے ۔ یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں جن پر برسوں پہلے سے کافی تجربہ کیا جاچکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کئی اور جگہوں کی حکومتوں کی طرح ہماری حکومت بھی اسکو اختیار کر رہی ہے ۔ لیکن معاملہ کو لوگوں پر چھوڑنے سے کام نہیں چلیگا اور نہ لوگ اتنی بڑی ذمہ داری لے سکتے ہیں ۔ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ وہ کلیتاً ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لیکر اسکیم کو پورا نہیں کرسکتے ۔ اسلئے ان اسکیمات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کمپلشن (Compulsion) کے عنصر کو اس قانون میں داخل کیا گیا ہے ۔ اس سلسلہ میں چند اورسجیشنس (Suggestions) میں آنریبل منسٹر کو دینا چاہتا ہوں اور جو اعتراضات کئے گئے ہیں انکی طرف خود ان آنریبل ممبرس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جنہوں نے کہ اعتراض کیا ہے ۔

اونر (Owner) کے تعلق سے اگر وہ ڈیفینیشن (Definition) ملاحظہ کرتے تو انہیں وہ اعتراض نہوتا جو انہوں نے کیا ہے ۔ اونر کی تعریف میں مالک (مشترکاً ہو خواہ منفرداً) کے علاوہ پٹہ دار۔ شکمی دار اور پروٹکٹڈ ٹیننٹ (Protected tenant) کو بھی داخل کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے جو اعتراض کیا گیا ہے۔

شری وی۔ڈی دیشپانڈے ۔ میرا اعتراض یہ تھا

"Provided that if the owners of more than fifty per cent. of the area of the land included in the scheme...."

ایریا پر زور ہے نہ کہ ہولڈر پر۔

شری گو پال راؤ ا کبوٹے - میں اس طرف آرہا ہوں ۔ دوسرا اعتراض جو کیا گیا تھا وہ کلاز ۱۵ پرتھا ۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ جس بل میں بنیادی طور پر کمپلشن کے عنصر کو تسلیم کیا گیا ہے وہ کسی حدتک زیادہ بھی ہوسکتا ہے اس سے خود حکومت کا تصور یہ ہے کہ کمپلشن کے ذریعہ جبتک جرم قرار نہ دیا جاۓ کوئی کام نہوگا جیسا کہ پرائمری ایجوکیشن کے سلسلہ میں کیا گیا ۔ جب کمپلشن کی تھیوری (Theory) کو قبول کیا جاتا ہے تو ظاھر ہے کہ کلاز ۱۵ پر کوئی اعتراض نہونا چاھئے ۔

اونر کے تعلق سے جیسا کہ معزز دوست نے کہا نصف کو دوتہائی کیا جاۓ ۔ بہت ممکن ہے کہ ایک ھی صاحب کی اتنی زیادہ زمین ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ راضی ہوں یا نہوں ۔ اس سلسلہ میں میں آنریبل ممبر کے غور کے لئے ایک ھی چیز کہنا چاھتا ہوں ۔ جب ہم بنیادی طور پر اس چیز کو قبول کرلیتے ہیں کہ کمپلشن کے ذریعہ ھی بہوسی سدھار ہوسکتا ہے تو اس میں دوتہائی کیا اور نصف کیا اس کمپلشن کی تھیوری کو قبول کرنے کے بعد اسکو ایک دروازہ سے بلا کر دوسرے دروازہ سے نہ نکالنا چاھئے ۔ ایسا کرنا اس قانون کو بیکار کردینے کے مترادف ہوگا ۔ اگر اس تھیوری کو مانتے ہیں تو یہ ایک بات ہے اور اگر نہیں مانتے تو یہ دوسری بات ہے ۔ ورنہ اگر لوگوں کے ھاتھوں ھی میں آپ انیشیٹیو(Initiative) رکھتے ہیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جب ہوسکتا ہے خود بخود کرلینگے اور زمین کی سدھار ہوجائیگی ۔ لیکن اس معاملہ میں آج تک ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جبتک کمپلس کا الیمنٹ(Element) نہو بھوسی سدھار نہیں ہوسکتا ۔ اسلئے کمپلشن کے سنٹرل ایڈیا (Central idea) کو قبول کرنے کے بعد اس بحث میں زیادہ قوت نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو وہ اس بل کی اسپرٹ کے خلاف ہوگی ۔ آنریبل ممبر اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں کہ جو چیز ایک ھاتھ سے دیجا رہی ہے وہ دوسرے ھاتھ سے نہ لیجاۓ ۔ تب ھی اس اسکیم کو عمل میں لانے سے زیادہ فائدہ ہوگا ۔

اب میں چند چیزیں اس معزز ایوان کے غور کے لئے رکھنا چاھتا ہوں ۔ کمپلشن ھی کے ذریعہ زمین سدھار ہوسکتا ہے اور ہم کمپلشن کو برداشت بھی کرلیتے اگر سرکار ھی پیسہ لگاتی لیکن اس میں چند کلازس ایسے بھی ہیں جن کے لحاظ سے کاشتکار سے مالگزاری کے طور پر بقایا وصول کیا جائیگا جیسا کہ میں نے کسی اورموقع پر بھی کہا ہے ۔ جہاں تک ہوسکے کوئرشن مکسڈ وتھ پرسویشن (Coersion mixed with persuasion) ہونا چاھئے ۔ اگر ہم یہ راستہ چلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ اثر انداز ہوسکتا ہے ۔ آنریبل منسٹر بھی اس راۓ سے متفق ہونگے کہ زمین سدھار کی اسکیم کو حقیقی معنوں میں عملی جامہ پہنانا ہو تو اسپر ایک ریلسٹ (Realist) کی نظر سے دیکھنا چاھئے اور اس مقصد کے لئے جبتک ہم لوگوں کا کوآپریشن ۔ ولنگ کوآپریشن (Willing Co-óperation) حاصل نہیں کرتے اس قانون کا مقصد حاصل

نہیں ہوسکتا ۔ میری رائے میں ولنگ کوآپریشن اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ ہم لوگوں کو اس میں حصہ لینے کا موقع دیں ۔ ورنہ زمین سدھار کی اسکیم میں ایک شخص اسکیم تیار کرتا ہے ۔ دوسرا منظور کرتا ہے ۔ تیسرا حکم دیتا ہے وغیرہ جس میں غریب کاشتکار کا ہاتھ نہیں ہوتا ۔ وہ ایک سائلنٹ اسپکٹیٹر (Silent Spectator) کی طرح دور سے دیکھتا ہے ۔ وہ دیکھے گا کہ ایک صاحب آرہے ہیں وہ پلان بنا رہے ہیں۔ دوسرے صاحب اکزیکیوٹ کر رہے ہیں ۔ تیسرے صاحب مالگزاری کے طور پر رقم وصول کررہے ہیں ۔ اس سے کرسری ایڈیا (Cursory idea) دماغ میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ کاشتکار بذات خود کوئی دلچسپی نہ لے گا ۔ اس چیز کو کسی حدتک دور کرنے کی ضرورت ہے ۔ ولنگ کوآپریشن کے حصول سے ایک قدم آگے بڑھکر میں یہ کہونگا کہ کاشتکار میں ایسی اسپرٹ پیدا کی جائے وہ یہ خیال کرنے لگے کہ ''دراصل گورنمنٹ کی مدد سے میں خود اپنی زمین کی سدھار کر رہا ہوں ۔ میں خود اسکیم بنایا ہوں اور میں خود اسکا اپلیمنٹیشن کر رہا ہوں ۔ اور میں خود کم سے کم خرچہ میں اس اسکیم کو پایہ تکمیل کو پہنچاؤنگا اور میں جو پیسہ دے رہا ہوں وہ کمپلشن کی وجہ سے نہیں دے رہا ہوں '' ۔ اس قسم کا سیکولاجیکل ایفکٹ (Psychological effect) جب تک اگریکلچرسٹ میں پیدا نہ کریں میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون زیادہ کامیاب نہیں ہوسکے گا ۔

میری دوسری سوچنا (सूचना) قانون کے ان دفعات سے متعلق ہے جو آفیشلس پر مشتمل بورڈ بنانے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ بورڈ کو محض آفیشل بنانے کی بجائے اس میں کچھ ممبرس نان آفیشل بھی لئے جائیں تو مناسب ہوگا ۔ اس میں ایسے نمائندے لئے جائیں جو در اصل پبلک کے مفاد کے لئے کام بھی کرسکتے ہیں اور پبلک میں کانفیڈنس (Confidence) بھی قائم کرسکتے ہیں ۔ اس لحاظ سے سنٹرل بورڈ میں بھی ایسے نان آفیشل ممبرس رکھے جائیں ۔ لیکن اس سے بھی زیادہ اہم چیز اسکیم کی تیاری ہے کیونکہ اس نوبت پر پبلک کوآپریشن (Public Co-operation) کا سوال پیدا ہوتا ہے ۔ اسلئے بجائے اسکے کہ صرف پبلک آفیسرس ہی ہوں اسکیم کے تیار کرنے میں اس مقام کے بااثر لوگوں کو نان آفیشل ممبر بنایا جائے کیونکہ وہاں ہاتھ اٹھا کر ووٹ دینا یا ڈیمو کرسی چلانا نہیں ہے ۔ اسطرح وہاں کے لوگوں سے مشورہ کرکے اسکیم ڈرافٹ کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک حد تک گورنمنٹ کی درد سری بھی ختم ہوجائیگی اور اس اٹموسفیر (Atmosphere) میں اسکیم بھی زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوگی ۔ کیونکہ ہیضہ کے سلسلہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ جب ڈاکٹر خود گھر پر جاتا ہے تو لوگ ٹیکہ نہیں لگواتے لیکن پولیٹیکل پارٹیز یا سوشل ورکرس جاتے ہیں تو وہ ولنگلی (Willingly) اناکولیشن (Inoculation) لیتے ہیں ۔ جہاں لائف اینڈ ڈتھ کا سوال ہوتا ہے اس موقع پر بھی لوگ کمپلشن پسند نہیں کرتے ۔ اسلئے اس ایڈیا کو اس قانون سے نکالکر ولنگ کوآپریشن حاصل کیا جائے

اور یہ سیکولاجیکل اٹموسفیر پیدا کیا جائے کہ کاشتکار یہ سمجھنے لگے کہ اسکیم اوس نے خود تیار کی ھے - یہ اوسکی ھی اسکیم ھے -

اس اسکیم میں فنی آدمی کا زیادہ اثر و اختیار رھےگا لیکن اسکے ساتھ ساتھ جولوگ متاثر ھونے والے ھیں اور صاحب اثر ھیں انکی تین یا پانچ اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی بناکر انکے تفویض یہ کام کیا جائے تو وہ کافی پرچار کرینگے اور یہ محسوس کرینگے کہ یہ گورنمنٹ ھمارے ھی نمائندوں کی ھے - یہ پاپولر گورنمنٹ ھے اور یہ فنی آدمی ھماری مدد کے لئے دئے گئے ھیں -

یہ پہلی سوچنا میں آنریبل منسٹر کے سامنے رکھنا چاھتا تھا کہ اسکیم بنانے والا جو ایک آفیسر رکھا گیا ھے اسکی بجائے ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں آفیشیل اور نان آفیشیل نمائندے ھونے چاھئیں - اس طرح اگر پبلک کے نمائندوں کو بھی حصہ لینے کا موقع دیا جائے تو انہیں یہ احساس ھوگا کہ اسکو ھمنے ھی بنایا ھے یہاں ایسا ھے کہ ایک صاحب اسکیم بنائینگے - ایک منظور کرینگے - ایک اکزیکیوشن کرینگے - میرے خیال میں اس سے فائدہ نہیں ھوگا - اگر فائدہ پہنچانا ھے تو اس اسکیم کا بنانے والا وھی آدمی ھونا چاھئیے جو آئندہ اسکو تکمیل کرے - مینٹین کرے - اس میں ایک سائیکلاجیکل (Psychological) اثر ھوتا ھے جس سے اس بل کا منشاء پورا ھوگا -

دوسری سوچنا (सूचना) میں نمرتا پوروک (नम्रतापूर्वक) یہ دونگا کہ اس طرح کمیٹی تیار ھونے کے بعد اسکیم کی منظوری پر اکزیکیوشن بھی اسی کے تفویض کردیا جائے - مینٹیننس کی حدتک یہ ھوسکتا ھے کہ اڈمنسٹریٹیو سائیڈ اور لوگوں کے مفاد کی سائڈ ھے اسکو بائی فرکیٹ (Bifurcate) کیاجائے - پیورلی (Purely) اڈمنسٹریٹیو (Administrative) یا اکزیکیوٹیو (Executive) امور ایک کے تفویض کردئے جائیں بقیہ امور جیسے آبجکشن کی سماعت ، ماڈیفائی کرنے یا امپلیمنٹ کرنے کا تعلق ھے وھاں پبلک الیمینٹ (Public element) کا ھونا ضروری ھے اس وقت لوگوں کا تعاون ملسکتا ھے - معزز ایوان نے دیکھا ھے کہ پنچ ورشی یوجنا (पंचवार्षिक योजना) پر جو تنقیدیں ھوتی ھیں اس میں ایک تنقید یہ بھی ھوتی ھے کہ اگر پنچ ورشی یوجنا کو کامیاب بنانا ھے تو اس کے لئے پبلک کا ولنگ کوآپریشن (Willing Co-operation) حاصل کرنا ھوگا - لوگوں کو در اصل یہ معلوم ھونا چاھئیے کہ اس سے ھمارے ولیج اور خود مجھکو فائدہ ھوگا - تب ھی وہ اس کے لئے محنت کرسکتے ھیں اپنا کیپیٹل (Capital) انوسٹ (Invest) کرسکتے ھیں - وھی چیز اس لینڈ امپروومنٹ بل کےسلسلے میں ھونی چاھئیے - میری تیسری سوچنا یہ ھے کہ اسکیم کو بنانے سے لیکر ایکزیکیوشن تک جہاں تک ممکن ھو ایک ھی کمیٹی سے کام لیا جانا زیادہ اچھا ھوگا -

ایک چیز میں اس میں عجیب پاتا ہوں ۔کلاز ۲۰ یہ ہے کہ

"The Government and subject to the control of the Government, the Board or the Collector may delegate to any officer any of the powers conferred on it or him by or under this Act."

اس طرح جو مختلف پاورس ایکٹ کے لحاظ سے پرسنل ڈسگنیٹ (Personal designate) دے گئے ہیں ان سے متعلق اس دفعہ میں ذکر کیا گیا ہے ۔ اسکے معنی یہ ہوسکتے ہیں کہ اسکیم کے تیار کرنے سے اکزیکیوشن تک کلکٹرس یا اکزیکیٹیو آفیسرس یا دوسرے نا معلوم اشخاص کو ایسے پاورس ڈلیگیٹ کئے جائینگے ۔ یہ اصول بنیادی لیجسلیشن (Legislation) کے منافی ہوتا ہے ۔ اسلئے میں نہایت ادب کے ساتھ آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہوئے یہ کہونگا کہ کلاز ۲۰ کو ازمٹ (Omit) کرنا چاہئیے اور اگر وہ اسکو کسی اڈمنسٹریٹیو پوائینٹ آف ویو (Administrative point of view) سے رکھنا چاہتے ہیں تو وہ اس کی صراحت کریں ۔

کلاز (۱۰) کے سلسلے میں بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ اپنا پیسہ خرچ نہیں کریگی ۔ صرف یہ کہے گی کہ کاشتکار اپنا لیبر لگا کر درست کرے ۔ ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ ذمہ داری برداشت نہیں کرسکتا تو کلاز (۱۰) (۱ و ۲) کے لحاظ سے گورنمنٹ کلیتاً ذمہ داری اپنے سر پر لیتی ہے ۔ اسلئے کلاز (۱۰) میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ بمبئی کے اصول کو لایا گیا ہے ۔ یہ پرانے قانون کا تھا ۔ لیکن میں ایک چیز ڈفنٹلی (Definitely) کہونگا کہ یہ امپروڈ (Improved) قانون ہے ۔ لوگوں کا کوآپریشن حاصل کرنے کے سلسلے میں اس میں ترمیمات ہونی چاہئیں ۔ اگر اس پر تیزی کے ساتھ عمل ہو تو بہت جلد زمین سدھار ہم کرسکتے ہیں ۔

میں ایک اور سوچنا دینا چاہتا ہوں وہ یہ کہ کلاز ۱۵ کے تعلق سے یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ کافی تعزیزی رکھا گیا ہے ۔ اسکو پڑھنے کے بعد یہ شبہ پیدا ہوسکتا ہے ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے جو قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتا ہے شیڈول (۵) کے لحاظ سے مجسٹریٹ خود بخود سزا دے سکتا ہے ۔ اور متعلقہ آفیسر شاکی بنکر مجسٹریٹ کے پاس جائیگا ۔ اسلئے کلاز (۱۵) کی مزید صراحت کی ضرورت نہیں۔

بہر حال میں آنریبل منسٹر سے کہونگا کہ اس طرح کی ترمیمات کرکے ایک کمیٹی کو ڈیمو کریٹائیز (Democratise) کرکے اوپر کے بورڈ کو بھی ڈیمو کریٹائیز کیا جائے ۔ اس سے لوگوں کا کوآپریشن حاصل ہوگا اور آنریبل منسٹر جس مقصد سے بل لائے ہیں وہ مقصد پورا ہوگا ۔

* شری جگنناتھ راؤ چنڈرکی (یادگیر-عام) مسٹر اسپیکر سر-ھاؤس کے سامنے حکومت کی جانب سے جو بل لایا گیا ہے میں اس کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آنریبل منسٹر کو مبارکباد دیتا ہوں - جنتا کی ہت (हित) کی درشٹی سے ڈیموکریٹک قائم ہوئی ہے اور جنتا کے چنے ہوئے نمائندوں نے اسطرح اپنا ایک فرض پورا کیا گورنمنٹ میں پہلی مرتبہ یہاں حیدرآباد کی ریاست میں ڈیموکریٹک گورنمنٹ کیا ہے جنتا میں اس بل سے یہ وچار پیدا ہوگا - اس بل میں کیوں لینڈ امپرومنٹ کی درشٹی ہی نہیں ہے بلکہ اگر اس بل کو عمل میں لایا جائے تو اس سے آج جو ان اپلائیمنٹ (unemployment) اور انڈر اپلائیمنٹ (underemployment) کا سوال پیدا ہوتا ہے وہ بھی ایک حدتک سالو (Solve) ہوگا۔ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے شروع ہی میں اس بل کے سمبندھ میں اچھی آشا پرگٹ (आशाप्रकट) نہیں کی ہے - انہوں نے کسان کی محنت کا سوال اٹھایا - میں مانتا ہوں کہ کسان کی محنت کا بھی حصہ ہے - لیکن اس بل سے جو یوجنا رکھی گئی ہے اس سے نراشا پیدا ہونے کی اوشیکتا نہیں ہے - ایک چیز میں اس بل میں ضرور پاتا ہوں - سکشنس ۴ - ۵ اور ۶ میں یہ اسکیم رکھی گئی ہے کہ حکومت ایک بورڈ اور اکزیکیوٹیو آفیسر کو مقرر کرتی ہے - اکزیکیوٹیو آفیسر اسکیم تیار کرتا ہے - اسکو کلکٹر دیکھتا ہے - پھر حکومت اس پر غور کرتی ہے اسکے بعد اسپر اکزیکیوشن (Execution) ہوتا ہے - اس موقع پر مجھے ایک واقعہ یاد آتا ہے - اکنامکس کے ایک اسٹوڈنٹ جو ایم - اے تھے لکچرر شپ کے لئے اپلائی کر رہے تھے - انٹرویو میں ان سے پوچھا گیا کہ ہندوستان کے معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے آپ کیا سجھاؤ رکھتے ہیں - اکنامک درشٹی سے بتلائیے - اسکے جواب میں انہوں نے کہا کہ اب تک ہی جو کچھ تجاویز موجود ہیں اگر انہی کو امپلیمنٹ (Implement) کیا جائے تو مسائل بڑی حد تک حل ہو جائینگے کسی نئی اسکیم کی ضرورت نہیں ہے - یہاں بھی وہی صورت ہے - ایک اکزیکیوٹیو آفیسر مقرر کیا جاتا ہے وہ رائے ظاہر کرتا ہے - یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ جیسے ہی کسی کام کے شروع ہونے کا ذکر ہو یا سروے کیا جائے فوراً ہی جنتا میں آشا پیدا ہو جاتی ہے - اکزیکیوٹیو آفیسر کی اسکیم کلکٹر کے پاس جائیگی - وہاں سے بورڈ میں آئےگی - پھر گورنمنٹ کے پاس پیش ہوگی - گورنمنٹ مناسب سمجھے تو اکزیکیوشن ہوگا - مجھے خدشہ ہے کہ اس میں رڈٹیپزم (Redtapism) ہوگا اور اگر ان مراحل کے لئے وقت نہ مقرر کردیا جائے تو لوگوں کی آشا نراشا (निराशा) میں بدلنے لگےگی - اور میں یہ بھی کہونگا کہ اس سے اویشواس (अविश्वस) بھی پیدا ہوگی - اسلئے ایسی پابندی لگائی جانی چاہیئے کہ اتنی مدت میں اسکیم آگے بڑھتی جائے - اور اتنی مدت میں کاریہ روپ میں آجائے - ۱۰ دن کی مہلت کے متعلق آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی کہا - اس سلسلے میں آنریبل ممبرس جو بھی محسوس کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - حکومت جو بھی ٹائم لینا چاھتی ہے لے ایک مہینہ بھی مقرر کرنے میں ہرج نہیں ہے -

—

ایک اور بات مجھے یہ کہنی ہے کہ والنٹری کوآپریشن (Voluntary Co-operation) کے سسلے میں کمپلشن نہونا چاہئیے ۔ ایسی باتیں نہ ہونی چاہئیں ۔ آجکل حیدرآباد میں ایک پکچر " تناچی آئی " جو چل رہی ہے اس میں ماں اپنے بچے کو دو دفعہ مارتی ہے ۔ ایک دفعہ اسکول نہ جانے پر اور دوسری مرتبہ چوری کرنے پر ۔ حکومت کو بھی اس طرح کرنا پڑتا ہے ۔ یہاں انڈیویجوالزم (Individualism) اسطرح بڑھا ہوا ہے کہ کسی کوآپریٹیو بیسس پر بڑھنا خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اسکشن ہو تعلیم کا اسٹانڈرڈ بالکل لو (Low) ہو مشکل ہے لوگ اس کے لئے تیار نہونگے ۔ کبھی بھی اسکی مخالفت کرتے رہینگے ۔ جو ایریا لیا جاتا ہے اس میں بعض لوگوں کی اراضیات ہونگی تو وہ کہینگے کہ مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے ۔

دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک تالاب کے بنانے کی نوبت آتی ہے تو دوسرے گاؤں والوں کو یہ شکایت پیدا ہوتی ہے کہ اوس تالاب کے پانی میں ہماری اراضیات ڈوب جائینگی ۔ اگر وہاں والنٹریلی (Voluntarily) کام کیا جائے تو دوسرے مواضعات والے اٹھ بیٹھتے ہیں کہ ہمارے اراضیات ڈوب جائینگے ۔ ہم پر کیا ظلم ہو رہا ہے ۔ ہم پر کیا مصیبت آرہی ہے ۔ ان تمام باتوں کا ہم کو اندازہ ہے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ حکومت اور ہاؤز جن چیزوں کو اچھی سمجھتا ہے وہی کیا جائے تو اچھا ہوتا ہے ۔ لینڈ امپرومنٹ کی درشٹی کے لحاظ سے نیک نیتی کے ساتھ ، اچھے ارادوں کے ساتھ گورنمنٹ جس چیز کو آگے بڑھانا چاہتی ہے ہمیں چاہئیے کہ ہم ان چیزوں کا خیال کریں ان چیزوں کو محسوس کریں ۔ اگر گورنمنٹ سختی کرتی ہے اچھی باتوں کے لئے سختی کرتی ہے تو ہمکو برا نہیں ماننا چاہئیے ۔ خصوصاً ایم ۔ ایل ۔ ایز کے متعلق میں کہونگا کہ انہیں برا نہ ماننا چاہئیے ۔ ہم برے ارادے سے کوئی کام نہیں کر رہے ہیں ۔ ایک اور چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایکٹ کے امپلیمنٹیشن (Implementation) پر غور کرنے کا ہم کو زیادہ موقع نہیں ملا ہے یہ ہوسکتا ہے ۔ اسلئے میں ایک تجویز یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے امپلیمنٹیشن کا جب وقت آئے تو حکومت پارشیلی (Partially) اسکا سروے کرائے اور سروے ہو جائے تو امپلیمنٹیشن کرے ۔ اس طرح اس میں جو نقائص ہوسکتے ہیں وہ دور ہوجائینگے اور اس کا امپلیمنٹیشن کیا جاسکیگا ۔ اسی طریقے پر اس میں جو برائیاں ہیں وہ دورہو جائینگی اور ہمارے ملک کے حالات کے لحاظ سے امپرومنٹ (Improvement) ہوسکے گا ۔ اسلئے میں کہونگا کہ جو بل لایا گیا ہے اسکے متعلق اچھی آشائیں رکھتے ہوئے جنتا کے سامنے لایا جانا چاہئیے ۔ یہی میرا اس بل کے سمبندھ میں وچار ہے ۔

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ اس بل کے مقاصد اور اسپرٹ کا جہاں تک تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو اوس سے اختلاف نہیں ہے ۔ اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے جتنی تقریریں کیں اون سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اپوزیشن کی

جانب سے محض اعتراضات کئے جا رہے ہیں اور اسکا اسطرح سواگت نہیں کیا جا رہا ہے
جیسا کہ کیا جانا چاہئیے تھا - جہاں تک کہ اس بل کے آؤٹلائنس (outlines) کا
تعلق ہے اسکے چار اجزاء ہیں ایک تو بورڈ کی تشکیل کے بارے میں ہے - دوسرے
اسکیم کے تیار کرنے کے تعلق سے ہے- تیسرے ایکزیکیوشن (Execution) کے
تعلق سے ہے اور چوتھے (Maintenance) سے متعلق ہے - جہاں تک بورڈ
کو (Constitute) کرنے کا تعلق ہے اس میں کہا گیا ہے کہ نان آفیشل
الیمنٹ کو اس میں داخل نہیں کیا گیا ہے - جیسا کہ آنریبل ممبر چادرگھاٹ نے کہا
کہ مختلف مراحل پر جب ہم اس بل کو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس
بل کا جو مقصد ہے اسکے خلاف پڑتا ہے - مختلف مراحل پر جو پروسیڈنگس بتائے گئے
ہیں وہ ایسا لینگتھی پروسیجر (Lengthy Procedure) پیدا کرتے ہیں
جن سے اس مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے جو اس بل کے ذریعہ ہم حاصل کرنا چاہتے
ہیں - میں نے اس سلسلہ میں امنڈمنٹ بھی پیش کیا ہے - جب سکنڈ ریڈنگ کے وقت
امنڈمنٹس آئینگے تو میں اوس وقت اس بارے میں تفصیل سے کہونگا - لیکن اس جانب
سے اور اوس جانب سے جو اعتراض کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ اس بل کو آفیشل لمٹس
(Official limits) کی حدتک محدود رکھا گیا ہے اسلئے اسکو بڑھا
کر نان آفیشل الیمنٹس کو بھی اس میں شریک کیا جائے - میں سمجھتا ہوں کہ یہی
ہاؤز کی خواہش ہے - چونکہ ایسے الیمنٹس اس میں نہیں ہیں اسلئے اس جانب کے اور
اوس جانب کے آنریبل ممبرس یہ محسوس کرتے ہیں کہ جس روپ میں یہ بل آنا چاہئیے
تھا نہیں آیا ہے -

کمپلشن کے تعلق سے بھی اعتراض کیا گیا ہے - اس بل کی تہہ میں جو مقاصد
کار فرما ہیں وہ کمپلشن کے تعلق سے ہیں - میں نہیں سمجھتا کہ اسکو کوئی ماننے
کے لئے تیار نہیں ہے کہ جن مقاصد کے تحت یہ بل ہاؤز میں لایا جا رہا ہے اسکے اندرونی
حالات کے لحاظ سے کمپلشن کی جو چیز اس میں رکھی گئی ہے وہ کچھ ٹھیک نہیں ہے
جیسا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا - اس بل کا جو اصول ہے ہمارے کسانوں کی
حالت کے نظر کرتے کمپلشن کے اجزاء کو اس شدت کے ساتھ کسانوں کو محسوس ہونے
نہ دینا چاہئیے جبتک کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اس میں ان کی بھلائی ہے اور یہ جبر ان
کے مفاد میں ہے اوس وقت تک ہم یہ چاہتے ہیں کہ کمپلشن کو اسطرح مائینڈ بنایا
جائے کہ جو کوآپریشن ہم حاصل کرسکتے ہیں ہمیں حاصل ہو -

سکشن (۱۰) کے بارے میں آنریبل ممبر چادرگھاٹ نے فرمایا کہ جہاں ایک
قانون ہوتا ہے تو اسکے نیگیشن (Negation) کی صورت میں پینل سکشنس
(Penal Sections) بنائے جاتے ہیں - ان سکشنس کی خلاف ورزی کی
صورت میں آلٹرنیٹیوریمیڈی (Alternative remedy) بتائی گئی ہے جیسا

کہ اس میں بھی بتائی گئی ہے اگزیکیٹیو آفیسر کو اسکا اختیار دیا گیا ہے کہ بقایا وصول کرے اور اسکی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کرے تو اوس وقت ان ریمیڈیز کو اختیار کرے - مینٹیننس (Maintenance) اور نگرانی کی ذمہ داری اگر پوری نہ ہو رہی ہوتو تحصیلدار اسکو اپنی نگرانی میں لیگا اور مینٹیننس اور نگرانی کرائیگا اور جو اخراجات ہونگے اسکو مثل بقایائے مالگزاری کے وصول کیا جائیگا - اس میں جو پینل سکشنس ہیں اور جنکے تحت پنشمنٹ (Punishment) یعنی سزا دے رہے ہیں وہ حد سے زیادہ گزر جانے کے مترادف ہیں - ہمارے کسانوں میں ابھی اتنی جاگرتی نہیں آئی ہے کہ وہ سمجھیں کہ ہمیں بھی کچھ کرنا چاہئیے - یہ ہمارے معاشی نظام یا زرعی نظام کی خامی ہے - میں مانتا ہوں کہ ایسی چیزیں اور ایسے جذبات پیدا کئے جانے چاہئیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ ہمارے زرعی نظام کے اوس بیاک گراؤنڈ (Background) کو بھی ہمیں نہیں بھولنا چاہئیے کہ کسان آج کس حالت میں ہے - اوس زرعی نظام کو ملحوظ رکھنا چاہئیے جسکی ٹنڈنسی (Tendency) یہ ہے کہ وہ ہر چیز کے لئے حکومت کی طرف نظریں جمائے بیٹھا ہے - ہم اسپر کمپلشن عائد کر رہے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ سزا کا پراویژن بھی اس میں رکھا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمپلشن کی شدت کے مترادف ہے - جب وہاں دوسرے ریمیڈیز (Remedies) رکھے گئے ہیں تو ایسی صورت میں یہ سکشن غیر ضروری ہے اسکو نکال دیا جانا چاہئیے - ایک اور چیز جسکی جانب ہاؤز کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ اگزیکیٹیو آفیسر اور اگزیکیٹیو مشنری ہے - جیسا کہ ہاؤز میں کہا گیا ہے کہ ہر قدم پر پبلک تعاون الیمینٹ (Eliminate) کرنے کی کوشش کی گئی ہے - اگزیکیوشن (Execution) کا جہاں تک سوال ہے وہ اہم ہے میں تھوڑی دیر کے لئے مانتا ہوں کہ بورڈ کو کانسٹیٹیوٹ کرنے یا بنانے کے سلسلہ میں پبلک الیمنٹ کو نکال دیا جاسکتا ہے مگر تعمیل یعنی (Execution) کے موقع پر ہمیں تعاون و اشتراک کی بہت ضرورت ہوتی ہے اور آج جس حالت میں ہمارا کسان ہے - گورنمنٹ کو یہ دیکھنا پڑیگا کہ اگزیکیوشن کے موقع پر اسطرح کی بے رخی سے کیا ہم کو پبلک کوآپریشن (Public Co-operation) حاصل ہوسکیگا - اگزیکیٹیو آفیسر کے جو فرائض ہیں وہ یہاں بتائے گئے ہیں وہ وہی واحد شخص ہے جو پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے اختیارات کا استعمال کرتا ہے - لیکن مجھے اس موقع پر یہ عرض کرنا ہے کہ اگزیکیوشن اور اگزیکیوشن کی اسکیمس کا جہاں تک تعلق ہے اسکی کامیابی کا انحصار پبلک کوآپریشن پر ہے یہاں پبلک سپورٹ (Public Support) کو زیادہ سے زیادہ لانے کی ضرورت ہے جیسا کہ ہاؤز کے اکثر آنریبل ممبروں نے کہا ہے - ہمارے فائیو ایر پلان کے تعلق سے ہو یا کمیونیٹی پراجکٹ کے تعلق سے ہو ہم دیکھتے ہیں کہ پبلک تعاون کی غیر موجودگی میں یہ چیزیں کس کسمپرسی کی حالت سے گزر رہی ہیں - اگر یہی حال اس ایکٹ کا بھی بنانا ہے تو

اور بات ہے - ہم اسکو مجموعہ قوانین میں ایک امپرومنٹ ایکٹ کے طور پر محض پیش کرنے کے لئے رکھنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے لیکن اگر صحیح اسپرٹ کے تحت آگے بڑھانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگزیکیوشن کے چیاپٹر کو اسطرح لانا چاہیئے کہ پبلک الیمنٹ زیادہ ہو اور کسان یہ سمجھے کہ زراعت کی ترقی کے لئے جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب ان کے فائدہ اور بھلائی کے لئے ہو رہا ہے - یہی چیز میں آنریبل منسٹر انچارج آف دی بل سے کہنا چاہتا ہوں کہ جو خوبیاں اس میں نہیں ہیں انکو لانا چاہیئے - کمپلشن کے تعلق سے مجھے یہ کہنا ہے کہ ہم کمپلشن کو ماننے کے لئے تیار ہیں لیکن کمپلشن کی حد آج کل کی فضاء کے مد نظر ایسی شدید نہ ہونی چاہیئے بلکہ اس میں مائیلڈ (Mild) اجزاء کو شامل کرنا چاہیئے - اس میں ریمیڈی سکشن (Remedy Section) جو رکھا گیا ہے اوس سے اختلاف کرتا ہوں - چند مائینر (Minor) چیزیں بھی ہیں جنکو میں سکنڈ ریڈنگ کے موقع پر بیان کرونگا لیکن جو براڈ پرنسپلس ہیں انکے تعلق سے جو چیزیں کہنی تھیں میں کہہ چکا ہوں -

دوسری چیز جو میں ہاؤز کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں وہ کلاز (۹) کے تعلق سے ہے - کلاز (۱۰) میں تو یہ کہا گیا ہے کہ جہاں اس اسکیم کو عمل میں لایا جانے والا ہو وہاں حکومت اس سلسلہ میں اپنی طرف سے پارٹلی (Partly) یا پوری طرح سے کام کرے گی - اور کسانوں سے انسٹالمنٹس (Instalments) میں رقم وصول کرنے کا حق حکومت کو رہیگا - کلاز (۹) کے تحت کسی شخص نے کوئی کام کیا ہو اور دوسرا شخص اس سے مستفید ہو رہا ہو تو وہ رقم بھی اوس سے دلانے کی تجویز رکھی گئی ہے لیکن انسٹالمنٹس نہیں رکھے گئے ہیں اس لئے اس میں بھی انسٹالمنٹ کا جزو ہونا چاہیئے - ہوسکتا ہے کہ اسکی معاشی حالت ایسی نہ ہو کہ وہ ایک دم اداء کرسکے - اس لئے یہاں بھی انسٹالمنٹ کا نظریہ مان لیا جانا چاہیئے - اوس شخص کو جو پیسے خرچ کریگا اوس شخص سے جو مستفید ہو رہا ہو انسٹالمنٹس پر پیسے دلائے جائیں - ایک اور چیز ہے جسکی جانب میں ہاؤز کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - وہ ہے ڈسٹرکٹ وائز کمیٹیز کے بارے میں - اس سلسلہ میں میں نے ایک امنڈمنٹ بھی پیش کیا ہے - چونکہ یہ اسکیم جو بنے گی اور ڈیولپ (Develop) ہو گی وہ ڈسٹرکٹ وائز کمیٹیز کے تحت ہی ہوگی - اس بل میں یہ کہا گیا ہے کہ سنٹرل بورڈ رہیگا وہ ایک شخص کو نام زد کرے گا کہ وہ اسکیم تیار کرے - وہ ڈرافٹ اسکیم جب تیار ہوگی تو کلکٹر کے پاس بھیجی جائے گی - جو شخص بورڈ کی جانب سے ڈرافٹ اسکیم تیار کرنے کے لئے مقرر ہوگا وہ واحد شخص ہوگا - اسکو پورے ضلع کے اسٹیٹسٹکس (Statistics) جمع کرنے ہونگے - مواد حاصل کرنا ہوگا - وہاں کے حالات سے واقف ہونا پڑیگا - وہاں کی پبلک کا کوآپریشن بھی اسکو حاصل کرنا پڑیگا - یہ چیزیں ایک شخص کے لئے دقت طلب ہیں - ان تمام باتوں کی تکمیل ایک ذات سے نہیں

ھوسکتی ۔ میں نے امنڈ منٹ کے ذریعہ سجھاؤ رکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ وائز لینڈ امپروونٹ کمیٹیز بنائی جائیں اس میں وھاں کے کلکٹرس ۔ انجینیرس اگریکلچرل آفیسرس ۔ اور ڈسٹرکٹ آفیسرس اور لیجسلیچر کے ممبرس کو شامل کیا جائے ۔ یہ ممبر اپنی اپنی کانسٹی ٹیونسی کے حالات کمیٹی میں پیش کرسکینگے ۔ اور اس کمیٹی میں جملہ اسکیم پر اچھی طرح غور ھوگا ۔ کیونکہ ٹیکنیکل آدمی بھی رھینگے ۔ فارسٹ کے عہدہ دار بھی رھینگے مال کے بھی رھینگے زراعت کے بھی رھینگے اور لیجسلیچر کے ممبرس بھی رھینگے ۔ ان جملہ آدمیوں کے مشورہ سے ڈرافٹ اسکیم تیار کی جاسکتی ہے ۔ اور اسکو بورڈ کے پاس منظوری کے لئے بھیجا جاسکتا ہے ۔ یا اگر اس میں آدھے سے زیادہ لوگ ناراض ھیں تو حکومت کے پاس غور کے لئے بھیجا جائیگا ۔ اس لئے میں ھاؤز پر یہ چیز واضح کرنا چاھتا ھوں کہ ڈرافٹ اسکیم بنانے کا اختیار جو ایک انڈیوبجول پر چھوڑا گیا ہے وہ طریقہ کامیاب نہیں ھوسکتا ۔ اس سلسلہ میں پبلک الیمنیٹ کو لینا چاھئے ۔ اور جیسا کہ میں نے سجھاؤ رکھا ہے اسکو مان لیا جائے تو نہ صرف اسکیم بنانے کا مقصد پورا ھوگا بلکہ صحیح اسکیم بن سکیگی ۔ یہ چند چیزیں تھیں جن کی جانب میں آنریبل منسٹر کی توجہ مبذول کروانا چاھتا تھا ۔ امید ہے کہ ان چیزوں پر ضرور غور کیا جائیگا ۔

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा):—अध्यक्ष महोदय, अिस बिल पर अब तक बहुत से आनरेबल मेंवरों ने प्रकाश डाला है। में ज्यादा निवेदन करना नहीं चाहता लेकिन चंद चीजें थोडे से समय में होअुस के सामने रखना चाहता हूं. अेक तरफ तो अिस बिल का स्वागत किया जारहाहै और दूसरीं तरफ अिस पर चंद अेतराजात भी किये जारहे हैं. (अेक आवाज:—अेतराजात नहीं सुझाव रखे जारहे हैं)। ठीक है सुझाव कहियो अुनकी निसबत मुझे अर्ज करना है कि अुसतरफ से यह कहा जारहा है - अुसको अेतराज ही समझिये - कि अिसमें जो सजा रखी गअी है अुसकी वजह से सख्ती होनेका अंदेशा है. लेकिन आज हमारे समाजका ढांचा ही अिस तरह का है कि कोअी अच्छा से अच्छा काम भी अुस के सामने रखा जाता है तो वह खुशी से अुसका स्वागत नहीं करता। हालांके अुसका अुसमें फायदा भी हो जैसा कि अनिवार्य शिक्षा का बिल हाअुस के सामने आयाथा और अमली तजरुबा भी यही है कि जबर्दस्ती से किसी को शिक्षा दीजाती है तो लोग नाराज होते हैं। लेकिन अुनकी अिस नाराजी का कारण यह होता है कि अुनका आज जो स्टॅंडर्ड है वह अितना ऊंचा नहीं है. अिसलिये मुमकिन है कि अिस तरह से कानूनी पाबंदी करने के बाद हमारा काश्तकार नाराज हो. लेकिन जो चीज अच्छी होती है अुसको अमल में लाने के लिये अगर कोअी शख्स नाराज होता है तो अुसको हमें दरगुजर करना चाहिये। जैसे छोटा सा बच्चा होता है, पहले हम अुसको पाठशाला में भेजते हैं तोवह खुशीसे जाने के लिये तैयार नहीं होता, अुस के मातापिता को अुस के अूपर सख्ती करनी पती है या कभी मारनां भी पडता है तो अुसमें सिर्फ यही देखा जाता है कि अुस के पालकों की अिस के पीछे भावना क्या होती है और अुनकी नेकनीयती कैसी है. बच्चे पर क्या सख्ती हुअी अिस को नहीं देखा जाता. अिस लिये अिस बिल में जो जुर्माने की दफा है वह मैं कहता हूं कि अिस से भी और ज्यादा सख्त होना चाहिये

ताकि वे बिल के सच्चे मकसद को समझा ने में हमारी मदद कर सकें। मैं हुकूमत का और हमारे आनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब का शुक्रिया अदा करता हूं कि उन्हों ने अैसे अच्छे बिलको हाअुस के सामने रखकर पब्लिक के सामने मिसाल पैदा की जिसकी वजह से लोग मुबारक बाद देंगे।

श्री. बी. डी. देशमुख (भोकरदन जनरल) :–

अध्यक्ष महाराज, हैदराबाद राज्यांत हा जो जमीन सुधारणा कायदा मांडण्यात आला तो लोकशाहीच्या काळांत मांडण्यांत आला आहे ही महत्वाची गोष्ट आहे. या कायद्याच्या साध्या-विषयीं किंवा हेतूविषयीं कोणाचेहि दुमत होणार नाहीं। आज आमच्या सभागृहांतील सन्माननीय सभासदांची भाषणें झाली त्यावरून असे दिसते की कायदा पास करण्याबद्दल कोणाचेहि दुमत नहीं। प्रश्न आहे तो असा कीं ज्या हेतूने हे विधेयक आणले जात आहे तो हेतू कितपत साध्य होअील, किंवा किती प्रमाणांत साध्य होअील, या बद्दल शंका आहे. हा कायदा अंमलांत आणतांना कांहीं तरी अडचणी येतीलच ही गोष्ट लक्षांत धरून याच्या यशापयशाची कल्पना करावयाला पाहिजे. या कायद्यांत जमीनीची सुधारणा अंतर्भूत आहे, म्हणून याचे स्वरूप जास्तीत जास्त लोकोपयोगी असावयास पाहिजे. असे असेल तरच जनता या कायद्याचे स्वागत करून सरकारशी सहकार्य करील. या करिता विरोधी पक्षाच्या नेत्या चे जे विचार पूर्वी सभागृहासमोर मांडले आहेत त्यांत हाच दृष्टीकोण प्रामुख्याने समोर ठेवण्यांत आला होता.

जमीनीची सुधारणा करण्याची जी आज गरज आहे तिच्या तीव्रतेबद्दल कोणाचेहि दुमत नाहीं, आणि ही गरज विस्तारपूर्वक सभागृहासमोर मांडण्याचीहि मला गरज वाटत नाहीं. आमचा भारत देश अडीच हजार मैललांबी रुंदीचा आहे. त्यामध्ये दरवर्षी कोठेना कोठेतरी दुष्काळाचे संकट अुद्भवतेच. त्यातल्या त्यांत दक्षिण हिंदुस्थानांत व विशेषत: हैदराबाद राज्यांत आवर्षणाने दर ४,५ वर्षाला दुष्काळ पडतो. तेव्हां आपल्या येथें तर अशा कायद्याची अत्यंत गरज आहे. म्हणूनच मी सांगितले कीं या कायद्याच्या अुपयुक्ततेबद्दल या सभागृहाच्या सन्माननीय सभासदांचे दुमत नाहीं. परंतु प्रश्न असा आहे कीं हा कायदा करतांना जनतेवर सक्ती करण्याचा जो दृष्टीकोण कायद्यांत ठेवण्यांत आला आहे तो अगदीं चुकीचा आहे.

आज लोकशाहीचे युग आहे. या युगांत राज्यकारभार लोकांच्या संमतीने चालावा असे म्हटले जाते, आणि सरकार असा राज्यकारभार चालवण्याचा दावा करते. म्हणून या बिलांतील जनतेवर सक्ती करण्याचे १५ (२) वगैरे जीं कलमें आहेत कीं ज्यांत सक्तीने कांहीं गोष्टी जनतेवर लादण्याची तरतूद आहे, त्यांना आमचा विरोध आहे. ज्या हेतूकरिता सक्ती करण्यांत यावयाची आहे त्या हेतूला आमचा मुळींच विरोध नाहीं। आमचा जो विरोध आहे तो सक्ती करण्याच्या पद्धतीला आहे. या करिता आम्हीं या कलमाला कांहीं सूचना आणल्या आहेत, त्यावर सभागृहाने सहानुभूतिपूर्वक विचार करावा असे माझे मत आहे.

मला या कायद्याच्या कलम तीनबद्दल अेक गोष्ट सभागृहाच्या निदर्शनास आणावयाची आहे. ती ही कीं, मुंबई राज्यांत हा कायदा १९४२ मध्ये करण्यांत आला. त्यांतर त्यांत कांहीं सुधारणा १९४५ व १९४८ मध्ये करण्यांत आल्या. त्या कायद्यांत प्रत्येकजिल्ह्याकरिता अेक जिल्हानिहाय

बोर्ड स्थापण्याची व्यवस्था आहे. पण आमच्या येथे जे विधेयक आपल्या समोर आहे त्यांत फक्त अेकाच मध्यवर्ती बोर्डाची तरतूद केलेली आहे. मला हे कळत नाहीं कीं अेकच बोर्ड सर्व राज्यांतील वेगवेगळया सुधारणाकडे कसे काय लक्ष देअू शकेल? म्हणून माझे असे म्हणणे आहे कीं आपल्या येथे सुद्धां प्रत्येक जिल्हयाकरिता अेक बोर्ड असावे. यामुळे कायद्याची अम्मलबजावणी सोपी होअील.

जिल्हानिहाय बोर्ड स्थापण्याकरिता आमच्या पक्षाकडून अेक दुरुस्ती सूचना येणार आहे. तेव्हां हे कलम पास करतांना त्याचा पुन: आपण जरूर विचार करावा.

दूसरी गोष्ट अशी कीं सरकारचे जे आतापर्यंतचे धोरण आहे ते सत्तेच्या केंद्रीकरणाचे आहे जे लोकशाही तत्वाच्या विरोधी आहे, आणि या कायद्यांतहि तेच धोरण दृष्टोत्पत्तीस येते. मूलत, हे धोरण लोकशाहीच्या तत्वाला मारक आहे. लोकशाही मध्येंसत्तेचे केंद्रीकरण न करता जास्तीत जास्त जबाबदारी जनतेवर टाकली पाहिजे, म्हणजे कोणतीहि गोष्ट यशस्वी रितीने आणि जनतेच्या सहकार्याने केली जाअू शकते. पंचवार्षिक योजनेत सुद्धां असे सांगितले आहे कीं लोकांचे जास्तीतजास्त सहकार्य घेतले पाहिजे. परंतु अनुभव असा आहे कीं अद्याप असे सहकार्य सरकार मिळवूं शकले नाहीं कारण सरकारने लोकांना विश्वासांत घेण्याचा प्रभावी प्रयत्न केला नाहीं. हे सहकार्य घेतांना कोणत्याहि प्रकारची सक्ती होता कामा नये. करिता हे विधेयक जास्तीतजास्त लोकप्रिय करण्याच्या दृष्टीने अंतर्गत निरनिराळ्या कमेटया निर्माण केल्या पाहिजेत, आणि प्रत्येक प्रकारचे काम करतांना या कमेटयांचा विचार आणि सहकार्य घेतले पाहिजे. या दृष्टीने देखील आमच्याकडून कांहीं दुरुस्ती सूचना आणल्या गेल्या आहेत त्यावर योग्य विचार करून सरकारने स्वत: देखील निरनिराळ्या सूचना आणून हा कायदा लोकप्रिय करण्याचा प्रयत्न केला पाहिजे.

आतांच सरकार पक्षाच्या अेका सन्माननीय सभासदाने सांगितले कीं मुलाला ज्या वेळीं शिक्षण द्यावयाचे असते त्या वेळीं त्याच्यावर सक्ती ही करावीच लागते, आणि वेळीं प्रसंगी शिक्षाहि द्यावीच लागते. पण मला वाटते हा त्यांचा दृष्टीकोण चुकीचा आहे. आजकाल मुलावर शिक्षणाकरिता देखील सक्ती करण्यांत येत नाहीं. मुलांची प्रवृत्ति कोणत्या गोष्टीकडे जास्त आहे याचा विचार करून मगच त्यांना त्यांच्या कला प्रमाणे शिक्षण देण्यांत येते. आजकालच्या काळांत सक्ती करून व मारून मुलांना शिक्षण देण्याचा प्रघातचुकीचा ठरला आहे. लोकशाहीच्या काळांत जर मुलांना देखील त्यांची मनोवृत्ती ओळखून त्यांच्यावर सक्ती न करता शिक्षण देण्यांत येते तर मग शेतकऱ्यावरच कां सक्ती करण्यांत यावी? आम्हाला मान्य आहे कीं, आजचा शेतकरी सुशिक्षित नाहीं, त्याला काहीं गोष्टी कळत नाहींत. पण कोणतीहि गोष्ट करून घेण्यासाठीं जर आम्ही त्याच्यावर सक्ती केली तर या सारखी आमच्याकरिता लाजीरवाणी गोष्ट नाहीं. आम्हाला जर हा कायदा चांगल्या रितीने अमलांत आणावयाचा असेल तर त्यांना याची अुपयुक्तता पटवून द्यावी लागेल, आणि त्यांना असे सांगावे लागेल कीं हा कायदा तुमच्या कल्याणाकरिताच आहे. आमची जी आजची राज्यकारभाराची पद्धत आहे त्याप्रमाणे आजच्या नौकरशाहीच्या हातांत हा कायदा देअून याची अम्मलबजावणी करू म्हटले तर या कायद्याचा व्हावा तितका अुपयोग होणार नाहीं. म्हणून कायद्याची अम्मलबजावणी

निव्वळ सरकारी यंत्रणेतील अधिकाऱ्यांच्या हातीं न देता, वेगवेगळ्या कमेटचा नेमाव्यात. तसेच ज्या भागांत हा कायदा लागूं करावयाचा आहे त्या भागांतील दोन तृतियांश लोकांची संमति प्रथम घेतली पाहिजे. नुसत्या दोनतृतियांश जमीन मालकांची संमती घेऊन काम भागणार नाहीं.

जरी त्याभागांतील दोनतृतियांश लोकांनी संमति दिली तरी कांहीं लोक असे निघतील कीं जे या कायद्याच्या अम्मलबजावणीला विरोध करतील. अशा लोकांकरिता आपल्या बिलांत जरा कडक शिक्षा ठेवली आहे. त्यांचा तो गुन्हा फौजदारी मानू नये, व त्यांच्यावर अेकदम कडक कारवाअी करूं नये. आपल्या कायद्याचे जे कलम १५ आहे तें मुंबअीच्या कायद्याचे कलम १२-अे. आहे. त्यांत अशी तरतूद आहे कीं अशा रितीनें विरोध करणाऱ्या लोकांना ५० रुपये दंडाची शिक्षा होअूं शकावी. पण आमच्या कायद्यांत १०० रुपये दंड अथवा अेक महिना अटक अथवा दोन्ही अशी शिक्षा ठेवली आहे. मला वाटते ही शिक्षा फार जास्त होते. आपल्या कायद्यातहि फक्त ५० रुपये दंडाची शिक्षा ठेवावी. हा कायदा जेव्हां मुंबअी मध्यें अमलांत आला तेव्हां तेथें लोकशाही सरकार नव्हते. त्यावेळीं तेथें सक्ती केलीगेली असेल पण आज आमच्या येथें लोकशाही सरकार आहे. आम्हाला सक्तीने कोणतीहि गोष्ट अमलांत आणणें शोभत नाहीं.

दुसरी गोष्ट मला अशी सांगावयाची आहे कीं कलम २० मध्ये फेरफार करणें आवश्यक आहे. आमच्या या विधेयकांत कलेक्टर, तहसीलदार वगैरेंना जे अमर्याद अधिकार दिले आहेतते मर्यादित करावयास पाहिजेत.

या कायद्याच्या स्वरूपाबद्दल कोणालाहि आक्षेप नाहीं. त्याचे अुद्देश सर्वांनी मान्य केले आहेत. पण त्याला अमलांत आणण्याच्या सरकारच्या पद्धतीला आमचा विरोध आहे. सरकारला जर खरोखर, हा कायदा जास्तीत जास्त लोकप्रिय व्हावा असे वाटत असेल तर आम्ही दिलेल्या दुरुस्ती सूचनांचा सरकारने योग्य विचार करुन त्या मंजूर कराव्यात. मला आशा आहे कीं माझ्या सूचनांवर सभागृह शांतपणें विचार करील, व त्या मान्य करील अितके बोलून मी आपले भाषण समाप्त करतो.

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR].

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ قبل اسکے کہ ہم ڈسکشن شروع کریں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امنڈمنٹس دینے کے لئے آج بارہ بجے تک وقت دیا گیا تھا ۔ لیکن چونکہ بل کی امپارٹنس کے لحاظ سے آنریبل ممبرس وقت چاہتے ہیں اسلئے کل ۱۱ بجے تک وقت دیا جاتا ہے ۔

శ్రీ. గోపిడిగంగారెడ్డి:—

అధ్యక్షమహాశయా:

ఇప్పుడు శాసనసభయొక్క ఆయువు ౬ నెలలు తక్కువగా రెండు సంవత్సరములు గడచెను. నేటి దినము చాలా సుదినము అనుకుంటున్నాను. ఎందుకనగా ఈ శాసనసభ ప్రారంభమైన తరువాత ఎన్నడు యింత సుదినము రాలేదు. ఇవ్వాళ చట్టము తర్జుమాచేసి యివ్వబడింది. సంతోషముగానే వుంది కాని, దీనిలో అనుమానముకూడా ఉంది. ఏదైతే అనువాదము చేయబడ్డదో అది సక్రమంగా లేదు. కౌలుదారీ చట్టము తర్జుమాలో "నల్లిపత్తిమట్టి పెట్టుభూమి" అని వుంది. ఇదివరకు ఎన్నడూ దీనిని వినలేము; చూడలేము. ఈ తర్జుమా చేయడం ఏ విధంగా వున్నదంటే ఉదాహరణంగా ఒక విషయం జ్ఞప్తికి వస్తోంది. ఏదైతే తురకంలో "ఖర్ గోష్" అనివున్నదో దానికితర్జుమా "ఖర్" అంటే "గాడిద" "గోష్" అంటే "చెవి" అనగా "గాడిద చెవి" అని చేసినట్లున్నది. ఈ అనువాదములోపల ఇటువంటి పదాలు వాడుతున్నారు. నేనుప్రభుత్వంలో వినతి చేసేదేమంటే ఇటువంటి చిక్కులు లేకుండా సక్రమంగా అనువాదం చేసి యిస్తే బాగుంటుందని చెబుతున్నాను. లేనిచో ఆ పదములు తెలుసుకొనుటకు ఒకటి రెండు రోజులు పడుతోంది. 'హైదరాబాదు భూమ్యాభివృద్ధి ముసాయిదా చట్టము,—ముసాయిదా అంటే ఏమిటో తెలుగు పదము చూస్తే చిత్తు అని తెలుస్తోంది. ముసాయిదా అంటే మస్వదా—తెలుగులో 'చిత్తు' అని చేయవచ్చును. కాబట్టి దీనిలోపల ఇన్నిచిక్కులున్నప్పుడు మేము ఎలా అర్థము చేసుకోవాలో ఆలోచించండి. ముఖ్యముగా దీనిలో వ్రాయబడిన బిల్లుయొక్క ముఖ్య వుద్దేశములు ఏమంటే :—పశువులమేపు నిషేధించుట దీనియొక్క ముఖ్యోద్దేశమని కనబడుతోంది. కాని ఈ బిల్లు తెచ్చిన వారికి పశువుల పోషణ, పాలన తెలియనట్లున్నది. పశువులను మేపుట గురించి పట్టణాలలో కూర్చొన్నవారికి తెలియదు. శెట్టిగారు తన పశువుకు కందిపప్పు, పెసరపప్పు, శెనగ పప్పు, ఎక్కడినుంచో గడ్డి తెచ్చి మేపుతారు. హైదరాబాదులో పశువులు ఆరోగ్యముగా కావాలని పశువుల మేపును నిషేధిస్తే అవన్నీ ఎక్కడకు పోవాలి? వైద్యశాస్త్రప్రకారము, సూర్య కిరణములు, సూర్యరశ్మి పశువుకు తగలనిదే, అటువంటి పశువుయొక్క పాలు త్రాగకూడదని నిషేధము ఉంది. కాబట్టి బయటకు తోలకుండా, పశువుల మేపుకు ఏమి చేయాలి? ఈ బిల్లును చూస్తే ఏ విధముగా వున్నదంటే, రోహిణి దినములలోపల సూర్యునకు అర్ఘ్యము విడిస్తే అంతా చల్లబడుతుంది—అన్నట్లుగా వుంది. ఇంకొక సంగతి. అధ్యాయము ౨: ౪–౧౧టి లోపల ఖుష్కి భూములను నీటి పారుదలకై తగియుండునటుల చేయుట, వ్యవసాయములో ఖుష్కి సేద్యము లేక మిశ్రమ సేద్యపు పద్ధతులను ప్రవేశపెట్టుట—అని వుంది. మేము చూశాము. రజాకార్ ప్రభుత్వములో ప్రత్తివంట తగ్గించి జొన్నవంట ఎక్కువ చేయడానికి ప్రత్తి—ఒక పాలు, జొన్న మూడుపాళ్ళు వేయాలన్నారు. అప్పుడు గొప్పవారు తెలిసినవారు ఏమన్నారంటే ప్రత్తి ౪ సార్లు, జొన్న ౧౬ సార్లు వేయాలన్నారు. ఈవిధముగా సేద్యము చేయించారు. ఎంతో నష్టమైంది. వ్రాయబడేది ఒకటి. అమలుచేయబడేది ఒకటి. అధికారము వున్నవారికి అనుభవము లేదు. అనుభవం వున్నవారికి అధికారము లేదు. ఈ చిక్కులు వున్నాయి. ఈ మిశ్రపు సేద్యపు పద్ధతులు ప్రవేశ పెట్టడమంటే ఏమిటి? సంక్రాంతికి మిర్చి మొదలగు అన్ని రకములు ఒకరి దగ్గర పెడుతారు. అవన్నీ తీసుకు వెళ్ళి మిశ్రమ సేద్యములో వేయాలి. అప్పుడు బాగు పడుతుంది. నీటిశాలు గర్భాక్ అంటారు. అటువంటి భూమిని ఏవిధముగా సాగుచేయాలి?

కాబట్టి ౧౫ దినాలు ముకర్రర్‌చేసి ఐలాన్‌చేస్తే వాళ్ళకు ఏమి తెలుస్తుంది? వాళ్ళకు చదువు రాదు. పట్వారీ ఏవేమో వ్రాసుకుంటాడు. గ్రామస్తులకు తెలియదు. మేము చూస్తున్నాము. తహశీల్దారు పేషీలు ముకర్రర్ పెడతారు. ముకద్దమాకు వాదిగాని, ప్రతివాదిగాని రాకపోయిన పేషాధనం గాకపోయినా, దానిని క్యాన్సిల్ (cancel) చేస్తారు, లేక ఏక్‌తరఫ్ ఫైసలా చేస్తారు. ఈ ప్రజారాజ్యములోపల ఇతర రాష్ట్రములలో ఉన్న పద్ధతి నకలు కొడుతూ పోతున్నాము. దీనికి ఈ బిల్లులో గుంజాయిష్ వుంచవలసియున్నది. దానికి సవరణ తెచ్చాను. ఇటువంటి స్కీము ముకర్రర్ చేయవలెనంటే, ప్రతి పట్టేదారు, కాష్తకార్‌నుంచి సంతకము తీసుకొన్నతరువాత ౧౫ రోజులు వుండాలని దీనిలో వుండాలి. ఈ సవరణతెచ్చినప్పుడు యింకా దీని విషయమై మాట్లాడగలను.

ఇంకొక సంగతి ఏమంటే దఫా ౮ లోని (3)లో ఆ స్కీము జరీవాలో ఐలాన్‌చేయబడిన ౧౫ రోజులలోగా కాష్తకార్, నిర్వాహణాధికారికి వ్రాతమూలకముగా సూచనను యివ్వవలెనని ఆ ప్రకారం జరీవాలోని ఐలాను పట్టేదారుకు తెలియక పోవచ్చును. దీనిని కూడా నేను పైన చెప్పిన ప్రకారము సవరణ చేయవలసియున్నది. ఇంకా దఫా ౧౨ లో చెప్పబడిన ప్రకారము పట్టాదారు పనిని నిర్వహింపవలెనని వున్నది. లేనిచో దీనికి సజా, జుర్మానాకూడ వున్నది. దీనిని తీసివేయాలని గౌరవసభ్యులు మాట్లాడారు. ఆ తహశీల్దారునకు తృప్తికరముగా మరియు ఆ చెప్పబడిన అధికారి ఏర్పాటు చేయుటకిగా పనిని నిర్వహించవలెనని వున్నది. లేనిచో ఆ పనులకు బాధ్యుడు కానిచో ఆ వ్యయము పట్టేదారు నుంచి వసూలు చేయవలెనని యున్నది. కాబట్టి వేరే సజా ఉండకూడదని కోరుతున్నాను. ఈ బిల్లులో చెప్పబడిన ప్రకారము ఒక బోర్డున

నిర్మాణము చేస్తారు. ఆ బోర్డులో గ్రామ పంచాయితీ సభ్యులను కూడా తీసుకోవలెనని నా ప్రార్థనము.

ఇంకొక సంగతి ఏమంటే, ఈ స్కీము ప్రకారము చెరువుభూమిని మంచిగా చేస్తారని వుంది కాని దీనిలో నాకు చాలా అనుమానం వుంది. మన ఖజానాలో పైసలు లేవని అంటున్నారు. మరి ఇంత ఖర్చు పెట్టడానికి డబ్బు ఎక్కడనుంచి తీసుకు రాబడుతుంది? మనము ప్రతి విషయము మహారాష్ట్రమునుంచి నకలు కొడుతున్నాము. మద్రాసు సిస్టమని, బొంబాయి సిస్టమని, ఆ సిస్టమని ఈ సిస్టమని నకలు కొడుతున్నాము. అమెరికా సిస్టము ఎప్పుడు వస్తుందో తెలియదు. (నవ్వు). ఈ స్కీమును ఇతరులు చూడడానికి ఎంతో సుందరంగా వుంది. కాని అమలులోకి ఎప్పుడు వస్తుందో—౨౦ సంవత్సరములకా? ౫౦ సంవత్సరములకా?—తెలియదు.

ఒక పిల్లవానికి బుద్ధి చెప్పే విషయమై సజా,—అనగా వాళ్ళ మేలుకై కొట్టి, తిట్టి, ఇటువంటిది చేయవలసివుందని చెప్పారు. వాళ్ళకు విద్య నేర్చే వుమర్ వుంది. సమయము వుంది. కాని మన దశచూస్తే ఏవిధముగా వుంది? పిల్లలకు చదువు రావడానికి, తల్లి దండ్రులు కొట్టి, తిట్టి నేర్పుతారని ఒక గౌరవ సభ్యులు చెప్పారు. కాని పెట్టివాని కొడుకును కొట్టినా తిట్టినా చదువు రాదు. కాబట్టి మీరు చెప్పిన ఉదాహరణ హైదరాబాదు స్టేటుకు సరిపోదు. ఇటువంటి శిక్ష, పెట్టివానికి సంగీతము నేర్పినట్లు వుంటుంది. నా సవరణ వచ్చినప్పుడు ఇంకా మాట్లాడుతాను. ఇప్పుడు మిగతా గౌరవ సభ్యులు మాట్లాడడానికి మోకా ఇచ్చి ఇంతటితో నా భాషణము సమాప్తము చేస్తున్నాను.

శ్రీ కె. వెంకటరామారావు-(చిన్న కొండూరు):

స్పీకరుగారూ,

మనముందర ఈ "హైదరాబాదు భూమ్యాభివృద్ధి" ముసాయిదా చట్టముతో ఇంచుమించు అయిదారు సమస్యలు. . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آنریبل ممبر ایسی زبان میں تقریر کریں جسے زیادہ سے زیادہ آنریبل ممبرس سمجھ سکیں ۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - جو بل ہمارے سامنے ترقی اراضیات کے سلسلے میں آیا ہے حکومت اس سلسلے میں بشرط ضرورت تعمیر و ترمیم وغیرہ کرنے کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے - میں اس بل کی تمہید میں ایک چیز پاتا ہوں

'making and execution of Schemes relating to the construction of tanks, embankments and other works'

یہ تمہید میں ہے۔ کلاز (۴) کے ضمن ۱ سے ۱۰ تک دیکھا تو اس میں مجھے تعمیر و ترمیم تالاب وکنٹہ جات کے سلسلے میں ایک لفظ بھی نظر نہیں آیا ۔ کلاز ۴ کے ضمن ۴ میں صرف یہ ہے کہ :-

'making of dry lands suitable for irrigation'

یہ خشکی اراضیات کو تری اراضیات بنانے کی حدتک مطلب نکتا ہے ۔

'fixing of zones for different types of irrigation'

اس میں اریگیشنس کے لئے مختلف زونس مقرر کرنے کی حدتک ہے۔ لیکن تالاب و کنٹوں کی تعمیر و ترمیم کے سلسلے میں جو ایک اہم چیز ہے کچھ بھی نہیں ہے ۔ پورے ایکٹ میں میں یہ چیز کہیں بھی نہیں پایا ۔ تمہید میں جو الفاظ ہیں وہ '' گھی کا کدو '' کی طرح ہیں ۔ اس کدو میں گھی نہیں ہوتا لیکن اسکو نام دیتے ہیں ۔ یہی حال اس بل کے تمہیدی الفاظ کا ہے ۔ تمہید میں تو تالاب اور کنٹوں کی تعمیر و ترمیم آپ کہتے ہیں لیکن بل میں کہیں بھی اسکا ذکر نہیں ۔ یہ چیز ایسی ہے جسکی صد فیصد لوگ ضرورت محسوس کرینگے ۔کیونکہ اراضیات کی ترقی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے ۔ لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں ۔کلاز (۴) کی وضع ترکیبی کو بدلنے کی سخت ضرورت ہے ۔

کلاز (۳) بورڈس کے سلسلے میں ہے ۔ اس سلسلے میں بہت کچھ کہا جاچکا ہے ۔ میں اس پر زیادہ کہکر وقت ضائع کرنا نہیں چاھتا ۔ میں اس بارے میں یہی کہونگا کہ وہی انڈرلائینڈ پرنسپل (Underlined principle) پر وہی پرانے ڈگر پر چلانے کی کوشش ہے۔یہ کمپلشن ورسس کوآپریشن (Compulsion *Vs.* Co-operation) نہیں ہے ۔ بلکہ کمپلشن بل کا بنیادی اصول ہے جسکے مطابق دیہات کے ۹۰ فیصد لوگوں کے متعلقہ مسئلہ کو حل کرنا نہیں ہے ۔کلاز ۸ کے ساتھ کلاز ۱۰ اور لینڈ ریوینیو سے متعلق کلاز (۱۰) کی تجاویز پر نظر ڈالنے سے یہ واضح ہو جائیگا ۔

دفعہ (۳) کی نسبت میں یہ مانتا ہوں کہ رعایا کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ بچے ہیں ۔ وہ اپنی بھلائی نہیں جانتے ۔ اسلئے زبردستی اسپون فیڈنگ (Spoon-feeding) کرنے کی ضرورت ہے ۔ لیکن واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ کسان اپنی بھلائی اور بہبودی کو خود اچھی طرح جانتا ہے ۔ وہ اپنے مطالبات حکومت کے سامنے رکھتا ہے ۔ لیکن حکومت ہی انکی کچھ مدد نہیں کرتی ۔ مثال کے طور پر میں تقاوی کے بارے میں عرض کرونگا کہ اس کے لئے اصول تو ٹھیک ہیں ۔ لیکن دفتریت کے داؤ پیچ کی وجہ سے لوگ اسکو پسند نہیں کرتے ۔ میں کہونگا کہ آپ جو بورڈ بنائینگے اس میں ٹکنیکل لوگوں کو جو خاص ٹکنیکل وقفیت رکھتے ہیں رکھ رہے ہیں ۔ یہاں کمپلشن اور کوآپریشن کے درمیان ایک ویامیڈیا (Via-media) نکالنے کی کوشش ہونی چاھیئے میں نے ان کلازس کو دو تین مرتبہ پڑھکر دیکھا ۔کم سے کم اتنی کوشش بھی نہیں کی گئی ہے ۔ اور کمپلشن اور کوآپریشن کا درمیانی راستہ نکالنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے ۔

عملاً دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لوگ اپنی ضروریات کو محسوس کرتے ہیں اور گورنمنٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو آپکو چاھیئے کہ سہل طریقہ پر ان مشکلات

کو حل کرنے کے بارے میں سوچیں - بجائے اسکے ہو یہ رہا ہے کہ آپ اپنے ڈھنگ پر سوچنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے قوانین بنا کر لوگوں کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے عوام کی مشکلات حل نہیں ہوسکتیں - ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ لوگ اس کو قبول کرنے سے انکار کرینگے - قانون بناتے وقت ہمیں ان چیزوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے - یہ پاپولر گورنمنٹ ہے - آپ عوام کے ووٹس سے چنے گئے ہیں - ایسی صورت میں وہی پرانے ڈھنگ سے سوچنا ٹھیک نہیں ہے - لوگوں کے مسائل کو آسانی سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے -گاؤں والوں کی طرف سے درخواست پیش ہوتی ہے کہ تالاب بنایا جائے - آپکو چاہئیے کہ اس کام کی تکمیل کے لئے ماہرین کو بھیجیں اور اس کےلئے قانون ایسا بنائیں کہ وہ عوامی نقطہ نظر سے اچھا ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون میں عوامی نقطہ نظر کا خیال نہیں رکھا گیا ہے یہ اس قانون کی بنیادی خرابی ہے -

اسکے بعد کلاز ۸ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس میں بھی بہت سی پیچیدگیاں ہیں - اگر لوگوں کے مسائل کو آپ حل کرنا چاہتے ہیں تو سیدھے سادھے طریقے پر کیوں حل نہیں کرتے - جب کلاز ۸ کے تحت اسکیم منظور ہو جاتی ہے تو منظور شدہ اسکیم کے سلسلہ میں مالکان پر بھی فرض عائد کرتے ہیں کہ اسکیم کے جتنے اجزاء ہیں انکی تکمیل اپنی ذات سے کریں - اگر مالک ذاتی طور پر انجام دینا چاہتا ہے تو اسکو پندرہ دن کی نوٹس دینا ضروری ہے -کلاز ۹ کے تحت بھی ایسی بہت سی چیزیں ہیں جنکے بارے میں میں کہنا نہیں چاہتا - پندرہ دن کے قبل اپنے ارادےکو ظاہر کریں تو آپکا قانون ضابطہ اور قواعد آڑے آتے ہیں - اگزیکیٹیو آفیسر کسی شخص پر ذمہ داری عائد کرسکتا ہے کہ فلاں کام تمہارے ذمہ ہے - اس اسکیم کے تحت اسکو انجام دینا ضروری ہے اگر وہ اسکو پورا کردے تو پھر بھی اعتراض کیا جاسکتا ہے اور اپنی عادت کے مطابق اپنے ذرائع اختیار کرکے اوس سے رقم وصول کرینگے - آپ اڈوائیزر کی حیثیت سے اپنی قیمتی رائے کیوں نہیں دیدیتے - اگر یہ نہیں ہوسکتا تو دفعہ کی ترتیب اسطرح سے کیجئیے کہ زیادہ روڑے اٹکانے کا موقع نہ رہے - مالک اراضی سے بھی امداد لیجاسکتی ہے یا اگزیکیٹیو آفیسر سے بھی کام لیا جاسکتا ہے یہ چیز ان دفعات میں ہونی چاہئیے - موجودہ صورت میں تو یہ کیا گیا ہے کہ بمبئی کے پرانے قانون کی ہو بہو نقل کی گئی ہے البتہ اچھی چیزوں کو چھوڑ دیا گیا ہے - جہاں کہیں لوگوں پر ذمہ داری عائد کی جاسکتی ہے اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی گئی ہے - کوشش اس بات کی گئی ہے کہ بمبئی کے قانون میں جو چیزیں نہیں ہیں اس میں داخل کی جائیں - اسکیمس کے سلسلہ میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی ایجنسی کے ذریعہ بھی اسکیم کو عمل میں لایا جاسکیگا - اس سلسلہ میں مجھے یہ ریمارک کرنا ہے کہ وہی آپکے گتہ‌دار ہونگے - وہی آپکے پرآوردات ہونگے - چار آنے میں کسی کام کی تکمیل ہوسکتی ہے تو حکومت اسکو

ایک روپیہ میں تیار کراتی ہے - میں عرض کرونگا کہ آئندہ ایسی چیزوں کا قلع قمع کرنا چاہیئے -

اسکے بعد کلاز (۱۱) ضمن (٦) یہ ہے :-

" The persons or the class of persons liable to maintain and repair the work "

یہاں کلاس آف پرسنس رکھنے کی کیا ضرورت ہے - اسکے پیچھے کیا ذہنیت ہے - کیا تصور کام کررہا ہے - گاؤں کے بلوتہ داروں کو مجبور کیا جائیگا اسکیم سے جن لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے ان پر ذمہ داری عائد کی جائے تو واجبی ہے لیکن یہاں جو الفاظ ہیں اسکے لحاظ سے " پرسنس آر دی کلاس آف پرسنس " (Persons or the Class of Persons) کو مجبور کرینگے - اگر وہ نہ کریں تو تحصیلدار صاحب خود انجام دینگے یا نہیں تو کلاز ۱۰ کے تحت کارروائی کرینگے اور اسکو سزا دینگے - گویا اس فقرہ میں جبر کا جو عنصر ہے وہ کلاس آف پرسنس پر عائد کرینگے - یہ چیز ڈسکرمنیشن (Discremination) کی حدتک پہنچتی ہے اور میں کہونگا کہ ریزن ایبل رسٹرکشن (Reasonable restriction) نہیں ہے - قانون ایسے لائینس (Lines) پر بنانا چاہیئے کہ عوام کو سہولت ہو نہ کہ روڑے اٹکائے جائیں - اس میں بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جنکا مقصود زراعت کو نیشنلائیز (Nationalise) کرنا ہے - دفعہ ٦ کے لحاظ سے پچاس فیصد ایریاز کے جو مالکان ہیں انکا آپ نے لحاظ رکھا ہے لیکن پچاس فیصد سے زائد کے جو کاشتکار ہیں انکا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے - اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جوائینٹ اسٹاک کمپنی (Joint Stock Company) میں کسی کے شیرس زیادہ ہیں تو انکو دیکھا جارہا ہے - ایسی ہی ذہنیت اس میں کار فرما ہے - یہ نہ ہونا چاہیئے - دیڑھ سو ایکڑ اراضی رکھنے والے کے ساتھ ساتھ دیڑھ ایکڑ اراضی رکھنے والے کی آواز کو بھی اہمیت دیجانی چاہیئے لیکن افسوس کہ اس میں ایسی چیزیں نہیں ہیں - میں کہونگا کہ سرے سے پورے ایکٹ کی ترتیب ڈیموکریٹک اصول پر نہیں ہے - اسلئے ایسی تمام برائیاں اس میں آگئی ہیں - حکومت مالی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - یہ مثل صادق آتی ہے کہ " حلوائی کی دکان پر نانا کی فاتحہ " مجھے یاد ہے کہ اس سے پہلے اگریکلچرل فنڈ کے سلسلہ میں ایک ایکٹ پاس کیا گیا ہے اس میں کہا گیا تھا کہ اگریکلچرل فنڈ کو لینڈ امپرومنٹ کے لئے بھی استعمال کیا جاسکیگا - لیکن اس میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے - مالی ذمہ داری کو قبول کرنے میں حکومت کوتاہی کر رہی ہے - ظاہر ہے کہ فائیوایر پلان کے نام لیوا عوام کا تعاون عمل حاصل کرنے کے دعویدار اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے رقم کے دینے میں کوتاہی کرتے ہیں - ایسی صورت میں کسی اسکیم کے کامیاب ہونے کی توقع ہم نہیں کرسکتے - اسطرح سے جب ہم اس بل کو دیکھتے ہیں تو اسکے مقاصد میں نقائص پاتے ہیں - نہ صرف یہ بلکہ جس

مشنری کے ذریعہ کسی اسکیم کو عالم وجود میں لانا چاہتے ھیں اس میں بھی نقائص ھیں - امپلیمنٹیشن کے لئے جو ذرائع اختیار کئے جائینگے ان میں بھی نقائص ھیں - قانون کے لیبل (Label)کو دیکھکر ھم اسکا سواگت کررھے ھیں لیکن اگر اس قانون کی بنیادوں کی جانچ کی جائے تو معلوم ھوتا ھے کہ اس میں کون کونسے نقائص ھیں - چنانچہ اس قانون سے متعلق بعض امنڈمنٹس لائے گئے ھیں - اس بل پر جو اعتراضات کئے گئے ھیں وہ اوس طرف اور اس طرف کے آنریبل ممبرس کے مشترکہ ھیں - اس قانون میں بہت سی ترمیمات کرنی ضروری ھیں - میں امید کرتا ھوں کہ آنریبل منسٹر صاحب متعلقہ ان اعتراضات پر غور کرینگے اور ان ترمیمات کو قبول کرینگے اور اس بل کی بنیادیں نئے سرے سے قائم کرینگے -

శ్రీ యస్. యత్. శాస్త్రి— (బోధన్):

అధ్యక్షమహాశయా,

హైదరాబాదు భూమ్యాభివృద్ధి చట్టము ఏదైతే యీ శాసనసభలో ప్రవేశ పెట్టబడ్డదో అది చాలా అభివృద్ధికరమైనదని అక్కడనుంచి ఆ బెంచీలవారు, ఇటునుంచి ఈ బెంచీలవారు కూడా ప్రశంసనీయముగా చెప్పారు. మంచిదే. కాని దానిలో కొన్ని లోపాలు కూడా వున్నవి. ఆ లోపాలతో బిల్లును ప్రవేశపెడితే, దానివల్ల ఎంతైతే ఉపకారం జరుగుతోందో, అంత అపకారం కూడా జరుగుతుందనే సంశయమున్నమాట సత్యమే. ఈ బిల్లులో; కొందరు గౌరవ సభ్యులు చెప్పినట్లుగా, పశువుల మేతకు ఏర్పాటు లేదని, మేపడానికి భూములులేవని ఆక్షేపణ తెలియజేశారు. కాని పశువులకు మేత లేకుండాచేయాలని వుద్దేశం లేదు. పశువులకు మేత, వాటి సంరక్షణ ఏర్పాటులు చేయబడులవని దీనిలో చెప్పబడింది. కొన్ని గ్రామాలలో మాత్రం బంజరాయి భూములు పశువులను మేపడానికిలేక, కలెక్టరు దగ్గరకు మంత్రిగారి వద్దకు పోయి చెప్పాము. ఆ విషయము విచారణలో కూడా వుంది. రైతులకు పశువుల మేతకొరకై కష్టము లేకుండా బంజరాయి భూములను మినహాయించి, పశువుల సంరక్షణకోసము ఏర్పాట్లు జరుగుతాయనుకొంటున్నాను.

ఇందులో చెరువుల, గుంటల మరమ్మతు విషయము కనబడటము లేదని ఒక గౌరవ సభ్యుల చెప్పారు. ఖుష్కీభూమిని తరీభూమి చేయుడంకోసం కావలసిన సౌకర్యాలు కలుగజేయడం, ఇవన్నీ కూడా, ఈ బిల్లు ముఖ్యోద్దేశమని సెక్షన్ నాలుగులో స్పష్టంగా కనబడుతోంది. ఖుష్కీ భూములను తరీ చేయాలంటే చెర్వులు, గుంటలు త్రవ్వకపోతే తరీ ఎట్లా అవుతుందో నాకు అర్థం కావడం లేదు. కొంతమంది గౌరవసభ్యులు..........

శ్రీ కె. వి. రామారావు :—ఆ విషయం స్పష్టమైన మాటల్లో చెప్పండి. డొంకతిరుగుడు వ్యవహారము ఎందుకు?

శ్రీ యస్. యత్. శాస్త్రి :— డిష్ట్రిక్టు కమిటీలు పెట్టి వాటిల్లో ప్రజా ప్రతినిధులను తీసుకొన్నప్పుడే, వాటి ఫలితము కలుగుతుందని వాటివుద్దేశము నెరవేరుతుందని చెప్పారు. నాకు కూడా అదే ఉద్దేశము ప్రజలయొక్క ప్రతినిధుం

ఉన్నప్పుడు వారి వాంఛలు సఫలమగును. కాబట్టి ఈ డిస్ట్రిక్టు కమిటీలలో ప్రజాప్రతినిధులుండేటట్లు చూడవలసినదిగా నేను కూడా చెప్పుతున్నాను. ఫైనాన్సు మినిస్టరుగారితో కూడా మనవిచేస్తున్నాను. సెక్షను ౨౦ లో ఈ బిల్లుయొక్క సర్వాధికారాలు కలెక్టరు చేతుల్లో పెట్టారు. కలెక్టరుకు సర్వాధికారాలు ఇచ్చేకంటే, ఎక్జిక్యూటివ్ పవర్సు వుంచుకొని, ఏవైతే ప్రజాప్రతినిధులతో కూడిన కమిటీలుంటాయో ఆ కమిటీల అభిప్రాయాలు తీసుకుంటే ఈ బిల్లు అనుకున్నదానికంటే, ఎక్కువగా పని చేస్తుంది, అని నేను అభిప్రాయ పడుతున్నాను. ఈ బిల్లులో Improvements కోసము మద్రాసు, బొంబాయి., వగైరా రాష్ట్రములలో ఉండే బిల్లు ఫలితాలను చూసి అనుకరణ చేస్తున్నామని చెబుతున్నారు. మంచిదే. ఏ వస్తువైనా సరే అది బొంబాయినుంచిగాని, మద్రాసునుంచిగాని యు. పి. నుంచిగాని, సి. పి. నుంచిగాని ఎక్కడ నుంచి తీసుకొన్నా, మంచివస్తువును తీసుకొని అనుకరణ చేయుటలో తప్పేమీ లేదు. ఎక్కడనుంచి అయినాసరే మంచి వస్తువును నకలు చేసి నమిషీ చేయుటలో ఆక్షేపణ లేదనుకుంటాను.

ఈ బిల్లులో, ౯౦ రోజుల లోపల ఆ యజమాని ఆ స్కీమును లక్ష్యము చేయకపోతే గవర్నమెంటువారు పనిష్మెంటు (Tunisl.ment) చేయుటద్వారా కూడా చేయుస్తామని చెబుతున్నారు. కాని మన రాష్ట్రములో రైతు చాలా అమాయకుడుగా, తెలివి తక్కువవాడుగా వున్నాడు. ఆ ప్రకారం ౯౦ రోజుల వాయిదాలోపల తను చేయవలసిన కర్తవ్యము తెలుసుకోలేక తబ్బిబ్బులౌతాడు. కాబట్టి నా ఉద్దేశములో ౯౦ రోజులకంటే ఇంకా గడువుఇచ్చి, రైతుయొక్క కర్తవ్య మేమిటో ప్రచారం చేస్తే చాలా సహాకరిస్తుంది. ఈ బిల్లు భూమ్యాభివృద్ధికి చాలా బాగుంటుందని అక్కడనుంచి, ఇక్కడనుంచికూడా అనుకొంటున్నాము. ఈ బిల్లులో లోపాలు వుండకపోవు. ఏవైనా లోపాలు వుంటే వాటికి సవరణలు ఇవ్వవచ్చును. ఆ సవరణలు ఎంత వరకు పనిచేస్తాయి, వాటిని అమలులో పెట్టి ప్రయత్నము చేయవచ్చును. ఈ బిల్లుకు ఎంత ఎక్కువ ప్రజా సహాకారము దొరికితే దీని వలన అంత ఎక్కువగా ప్రజలకు మంచి జరుగుతుందని నేను అభిప్రాయ పడుతున్నాను. ఈ బిల్లులో చెప్పిన పద్ధతిగా భూమిని ఎంతో అభివృద్ధిలోకి తీసుకు రావచ్చును. రైతుకు కావలసిన అవసరములు అన్నికూడా అతి త్వరలో ఈ బిల్లుమంచి తీరుతాయని తలుస్తూ నేను ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

شری انا جی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکرسر - جو بل آج ھاؤز کے سامنے پیش کیا گیا ھے اوس کے نام سے تو یہ ظاھر ھورھا ھے کہ اس بل کے ذریعہ حکومت سنٹرل بورڈس کو ایسی اسکیمیں بنانے کے اختیارات دے رھی ھے جس کی وجہ سے زراعت پیشہ اور کسان طبقہ کے حالات سدھر جائینگے - لیکن اس بل کو پورا پڑھنے کے بعد اور غور کرنے کے بعد کہیں بھی اس کا پتہ نہیں چلا کہ خود گورنمنٹ اپنے اوپر کیا ذمہ داری لے رھی ھے- آکزیکیوشن کے چیپٹر میں یہ بتایا گیا ھے کہ جو بھی اسکیم طے پائیگی اس کو عمل میں لانے کے لئے گورنمنٹ کمپلشن یا فورس کو استعمال کریگی - اور اس پر عمل کرنے کے بعد جو اخراجات ھونگے اوسکی تکمیل لینڈ اونرس سے کرانےکی کوشش کی جائیگی- یا حصہ واری خرچہ اون کو دینے کے لئے کہا جائیگا - یا کوئی کسان اس اسکیم کو عمل میں نہ لائے تو گورنمنٹ ضروری اخراجات کے ساتھ اسکو عمل میں لانےکی اور اپنے

اخراجات ان کسانوں سے وصول کریلگی - سکشن (۱۰) میں یہ الفاظ ضرور رکھے گئے ہیں -

Section 10: "....of the lands shall be carried out by the Government and that the cost of such work shall be recovered in whole or in part from the owner of the lands included in the scheme in such proportion as the Government may fix having regard to the area or assessment or both of the lands included in the scheme."

یعنی جو اخراجات ہونگے وہ ان ہول آر ان پارٹ (In whole or in part) اون سے لیگی - مجھے یہ کہنا ہے کہ اس اسکیم کو تیار توکیا جاسکتا ہے لیکن کس حد تک اس پر کامیابی سے عمل کیا جاسکیگا اس کا ہم کو تجربہ ہے - میں اگزاپل کےطور پر اس چیزکو ھاؤز کے سامنے رکھونگا کہ ہر تعلقہ میں تین اسکولس تیارکرنے کی اسکیم گورنمنٹ کی ہے - جنکی تعمیر کے سلسلہ میں ۱ / ۴ رقم گاؤں والے دینگے اور ۳ / ۴ رقم حکومت برداشت کریگی - میں اون آنریبل ممبرس سے خاص طور پر دریافت کرونگا جو دیہاتوں سے یہاں آئے ہوئے ہیں کہ اس اسکیم کو عمل میں لانے کے لئے کیا دقت ہورہی ہے - ۱ / ۴ حصہ ہی دیہات والوں سے وصول کرنے میں بیحد دقتوں کا سامنا ہورہا ہے - اوسکے کیا وجوہات ہیں میں اون کو یہاں بیان نہیں کرونگا - لیکن یہ عرض کرونگا کہ جب تک گورنمنٹ اس کی ذمہ داری نہ لیگی کہ جو اخراجات کسی اسکیم کے تحت ہونگے اون کا کم ازکم آدھا حصہ گورنمنٹ کی جانب سے برداشت کیا جائیگا اور اس سلسلہ میں کوئی انوسٹمنٹ جب تک نہ کیا جائیگا لوگ گورنمنٹ کی سہائیتا نہیں کرینگے- قانون بنانا تو آسان ہےلیکن جب تک اوس کے امپلیمنٹیشن (Implementation) پر کافی غور نہیں کیا جائیگا وہ قانون محض ایک کتاب کی حدتک ہی رهیگا - دوسری چیز اس قانون میں یہ ہے کہ اس اسکیم کے کلیتاً اخراجات پبلک پر ہی رکھے گئے ہیں- لیکن اسکے اکزیکیوشن کے لئے جب تک پبلک الیمنٹ کو ساتھ نہیں لیا جائیگا اس اسکیم کی تیاری میں جب تک پبلک سے مدد نہ لی جائیگی لوگ گورنمنٹ کا ساتھ نہ دے سکینگے - اس سلسلہ میں کئی آنریبل ممبروں نے اپنے خیالات رکھے ہیں - ایک اور چیز یہ ہے کہ اس اسکیم کو عمل میں لانے والے حیدرآباد میں بیٹھے رهینگے اور دیہاتوں میں اسکا عمل کیا جائیگا - ان آفیسرس کی جانب سے بورڈ کے ڈائرکشن کے مطابق ایک آفیسر مقررکیا جائیگا - اور وہ اسکیم تیارکریگا - ممکن ہے وہ ایک اکسپرٹ ہو میں اوسکے اکسپرٹ ہونے پر تنقید کرنا نہیں چاهتا لیکن جیسے یہ آفیسر اسکیم کو عمل میں لانے کے لئے دیہاتوں میں جائیگا تو جب تک وہاں کے لوگوں کا اور خاص طور پر اوس ایریا میں مقبولیت رکھنے والوں کا تعاون حاصل نہ کریے اور اون کو یہ نہ سمجھایے کہ کیوں حکومت یہ اسکیم عمل میں لارهی ہے اس سے کیا مفادات حاصل ہونگے کیوں پبلک کو اخراجات برداشت کرنا پڑیگا تب تک پریکٹیکلی (Practically)

وہ لوگ آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہ ھونگے ۔ ایک چیز یہ بھی ھے کہ ڈسٹرکٹ کمیٹی یہ کام کریگی ۔ لیکن ڈسٹرکٹ کمیٹی یہ کام کافی طور پر انجام نہ دے سکیگی۔ کیونکہ گورنمنٹ کی مشنری جس طرح کام کرتی ھے وہ معلوم ھے ۔ یہاں سے کلکٹر کو لکھا جائیگا وہ کلب میں اپنے ساتھ پتے کھیلنے والوں کو یہ کام سپرد کرینگے ۔ ایسے لوگ جو وھاں گاؤں میں مقبولیت حاصل کرچکے ھیں یا جو قابل ھیں اور جو دیہاتوں میں یا اوس ایریا میں جاکر جہاں اسکیم عمل میں لائی جانے والی ھو وھاں کے لوگوں سے وھاں کے حالات کے پیش نظر سمجھاسکتے ھوں کہ اس اسکیم سے کیا فائدہ ھونے والا ھے ان کو ھی ایسے کام سپرد کرنا چاھیئے ۔ جب تک حکومت اس کی ذمہ داری اپنے اوپر نہ لیگی میں سمجھتا ھوں کہ یہ اسکیم کاغذ سے باھر نہ آسکیگی اور نہ اسپر عمل کیا جاسکیگا ۔ ایک چیز یہ بھی ھے کہ بعض مرتبہ فائدہ کا امکان ھونے کے باوجود بھی کسان یا دیہات کے لوگ کسی بات پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ھوتے ۔ مثال کے طور پر میں یہ بتلاتا ھوں کہ ناندیڑ اور پربھنی میں کاٹن سیڈس پر اکسپرمنٹس کئے گئے اور یہ کہا گیا کہ یہ بوئے جائیں تو کئی کاشتکاروں نے اسکی مخالفت کی ۔ جب تک انہیں یہ نہیں بتلایا جاتا کہ اس کام میں فلاں فلاں خرابی ھے یا فلاں فلاں اچھائی ھے وہ نہیں سمجھتے کہ کیا کرنا چاھئیے ۔ جب تک پراکٹیکلی انہیں نہیں بتلایا جاتا وہ اسکو نہیں مانتے ۔ کاٹن سیڈس کے لئے آپ نے اکسپرٹس بلائے اور ھزاروں روپیہ خرچ کئے لیکن جب تک لوگوں کو سمجھایا نہیں گیا آپ ان سیڈس کو تقسیم کرنے میں کامیاب نہ ھوسکے ۔ اسلئے میں کہنا چاھتا ھوں کہ جہاں کمپلشن ھو وھیں ری ایکشن ھوتا ھے ۔ اس ٹنڈنسی کے تحت اگر یہ کہا جائے کہ آپکو فلاں چیز کرنا پڑیگا جیسا کہ میرے ایک آنریبل دوست نے کہا فورسیبلی انفورس کرینگے تو لوگ ھمیشہ اسکے خلاف عمل کرینگے چاھے یہ بات کوئی آفیسر کہے یا کوئی کارپہ کرتا ۔ ھاں اگر کمپلشن کا سوال نہو اور انہیں سمجھایا جائے تو وہ اس چیز کو قبول کرلیتے ھیں ۔ اس طرح جب انہیں یہ سمجھایا جائے کہ گورنمنٹ خود اس میں روپیہ خرچ کر رھی ھے (روپیہ کی قدار اس ایکٹ میں مقرر کی جانی چاھیئے) وہ دس ھزار کے کام میں پانچ ھزار لگا رھی ھے تم بھی پانچ ھزار دو تو کام ھو جائیگا تو وہ اسبات کو مان لیتے ھیں ۔ اسلئے اگر اس اسکیم کو کامیاب کرنا ھے تو اس میں کمپلشن کا الیمنٹ نہونا چاھیئے ۔ مثال کے طور پر میں ھاؤز کو یہ بتلاؤنگا کہ آپ نے والنٹری اسکولس کھولے ھیں ۔ کئی دیہاتوں میں اسکولس کھولے جا رھے ھیں لیکن دیہات میں جائے اور کہئیے کہ مدرسہ کے لئے بلڈنگ کی ضرورت ھے تو کوئی اپنا مکان نہیں دیتا ۔ کیونکہ لوگوں کو یہ معلوم ھوگیا ھے کہ مدرسہ کے لئے دس پانچ روپیہ کے لئے مکان دیا جائے تو پھر مدرسہ والے خالی نہیں کرتے ۔ مکان حاصل کرنے کی آسان ترکیب یہی ھے کہ گاؤں میں جاکر لوگوں کو سمجھایا جائے ۔ لیکن جب ان پر کمپلشن کیا جاتا ھے تو وہ اپنا مکان ھرگز نہیں دیتے۔ لیکن اگر انہیں سمجھایا جائے تو وہ خوشی سے اپنا مکان دیتے ھیں ۔ اسلئے جب تک

اسکیم تیار کرنے اور اسے اگزیکیوٹ کرنے کے سلسلہ میں ڈائرکٹلی انہیں نہ سمجھایا
جائے یہ اسکیم کامیاب نہیں ہوسکتی۔

اسکے ساتھ ساتھ میں یہ کہونگا کہ جو بورڈ کانسٹیٹیوٹ کیا جائے وہ ڈسٹرکٹ
لیول پر نہو بلکہ جہاں اسکیم عمل میں لائی جارہی ہے وہیں کے لوگوں کو لیکر قائم
کیا جائے اور اگر ایسا کرنا چاہتے ہیں تو اس بورڈ میں پبلک کے زیادہ سے زیادہ
نمائندے لئے جائیں اور وہ بھی ایسے نمائندے جو اس ایریا میں مقبولیت رکھتے ہوں
اور جنکا تعلق خاص طور پر زراعت سے ہو۔

اسکے بعد میں سکشن ۱۰ کا تذکرہ کرونگا جس میں جرمانہ عائد کرنے کا
پراویژن رکھا گیا ہے۔ اس سکشن کی میں قطعاً ضرورت نہیں سمجھتا ۔گورنمنٹ کو یہ
بتلانا چاہئیے کہ وہ کتنی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہے ہمارے پاس اگریکلچرل
امپرومنٹ کے لئے ایک فنڈ ہے ۔ جبتک ایسا نہیں بتلایا جاتا کاشتکار اسکو ماننے والے
نہیں ۔ اسلئے کنسرنڈ منسٹر سے میں یہ کہونگا کہ جب تک اس اسکیم میں اوپر بتلائی
ہوئی ترمیمات نہیں کئے جائینگے یہ اسکیم کامیاب نہیں ہوسکتی۔

ಶ್ರೀ. ಎಸ್. ರುದ್ರಪ್ಪ (ಚಿತ್ತಾಪುರ).

ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ, ಈಗ ತಮ್ಮ ಮುಂದೆ ಭೂಸುಧಾರಣೆ ಬಿಲ್ಲು ಇದೆ. ಈ ಬಿಲ್ಲಿನಿಂದ ರೈತರ ಏಳಿಗೆಯಾಗುವುದರಲ್ಲಿ ಏನೂ ಸಂದೇಹವಿಲ್ಲ. ಹೈದರಾಬಾದು ಸ್ಟೇಟ್‌ನಲ್ಲಿರುವ ಏಕೆ, ಇಡೀ ಹಿಂದೂಸ್ಥಾನದಲ್ಲಿರುವ ರೈತರ ಜೀವನವು ಮತ್ತು ಅವರ ಏಳಿಗೆ, ಅವರ ಭೂಮಿಯನ್ನು ಅವಲಂಬಿಸಿದೆ. ಎಲ್ಲಿಯವರೆಗೆ ಭೂಮಿಯು ಸುಧಾರಣೆ ಯಾಗುವುದಿಲ್ಲವೋ ಅಲ್ಲಿಯವರೆಗೆ ಅವರ ಏಳಿಗೆಯು ಆಗುವುದಿಲ್ಲ. ಅಂತಹ ಒಂದು ಮಸೂದೆಯು ನಮ್ಮ ಮುಂದೆ ಬಂದಿದೆ. ಇದು ಬಹಳ ಮಹತ್ವದ್ದು. ಕರ್ಣಾಟಕ ಮತ್ತು ಮಹಾರಾಷ್ಟ್ರಗಳ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಈ ಬಿಲ್ಲು ಬಹಳ ಮುಖ್ಯವಾದದ್ದಾಗಿದೆ. ತೆಲಂಗಾಣ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಹೆಚ್ಚು ನೀರಾವರಿ ಯೋಜನೆಗಳು ಇರುವುದರಿಂದ ಈ ಬಿಲ್ಲಿನ ಅಗತ್ಯವಿಲ್ಲ. ಆದರೆ ಕರ್ನಾಟಕವನ್ನೂ ನೋಡಿದ್ದಾದರೆ, ಈ ಬಿಲ್ಲು ಬಹಳ ಅಗತ್ಯವಿದೆ.

ಈ ಮಸೂದೆಯನ್ನು ನೋಡಿದ್ದಾದರೆ ಇದರಲ್ಲಿ ಮೂರು ವಿಭಾಗಗಳು ಕಾಣುತ್ತವೆ. ಭೂಸುಧಾರಣಾ ಸಮಿತಿಯ ನೇಮಕತಿ, ತದನಂತರ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ತಯಾರು ಮಾಡುವುದು, ಮತ್ತೊಂದು ಆ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರುವುದು ಆದರೆ ಇವುಗಳಲ್ಲಿ ಯಾವ ವಿಧವಾದ, ಯಾವತರದ ನಾನ್ ಅಫಿಷಿಯಲ್ ಅಸೋಸಿಯೇಷನ್ ಇಲ್ಲ. ಪ್ರತಿಯೊಂದು ಸಾರ್ವಜನಿಕರ ಹಿತವನ್ನು ಸಾಧಿಸುವ ಕಾರ್ಯಗಳು ಸಾರ್ವಜನಿಕರ ಸಹಕಾರ ಮತ್ತು ಸಹಾನುಭೂತಿಯಿಂದಲೇ ಯಶಸ್ವಿಯಾಗುತ್ತವೆ. ಆದರೆ ಈ ಮಸೂದೆಯನ್ನು ನೋಡಿದ್ದಾದರೆ, (Board) ನಲ್ಲಾಗಲೀ ಈ ಯೋಜನೆಯನ್ನು ತಯಾರು ಮಾಡುವುದರಲ್ಲಾಗಲೀ ಯಾವ ಪ್ರತಿನಿಧಿಗಳೂ ಇದ್ದಂತೆ

ಕಾಣ ಬರುವುದಿಲ್ಲ. ಆದ್ದರಿಂದ ನಾನು ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ಸೂಚಿಸುವುದೇನೆಂದರೆ, (Boa-d) ನಲ್ಲಿ ಈ ಯೋಜನೆಯನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪಕ್ಕೆ ತರುವ ವಿಭಾಗದಲ್ಲಿ ಪ್ರತಿನಿಧಿಗಳನ್ನು ನೇಮಿಸುವುದು ಅತ್ಯವಶ್ಯವಾಗಿದೆ. ಪ್ರತಿಯೊಂದು ಜಿಲ್ಲೆಯಲ್ಲೂ (Land Improvement Board) ಎಂಬುದು ಇರಬೇಕು. ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯನ್ನು ಅನುಸರಿಸಿ ಆಯಾ ಊರು ಮತ್ತು ತಾಲ್ಲೂಕುಗಳ ಪ್ರತಿನಿಧಿಗಳು ಕೆಲಸ ಮಾಡಲು ಅನುಕೂಲವಾಗುತ್ತದೆ. ಆಯಾ ಜಿಲ್ಲೆಗಳ ಪರವಾಗಿ ಪ್ರತಿಯೊಂದು ಯೋಜನೆಯನ್ನು ಯಶಸ್ವಿಯಾಗಿ ಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಪ್ರತಿಯೊಂದು ಜಿಲ್ಲೆಯಲ್ಲಿ (Land Improvement Board) ಅವಶ್ಯವಾಗಿದೆ. ಮತ್ತು ರೈತರು ತಮ್ಮ ಆಕ್ಷೇಪಣೆಗಳನ್ನು ೧೫ ದಿನಗಳಲ್ಲಿ ಕಳುಹಿಸಬೇಕೆಂಬುದಾಗಿ ಇದೆ. ಆದರೆ ಈ ಅವಧಿ ಸಾಕಾಗುವುದಿಲ್ಲ. ಏತಕ್ಕೆಂದರೆ ನಮ್ಮ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಬಹಳ ಜನರು ಶಿಕ್ಷಣವಿಲ್ಲದವರು, ಜ್ಞಾನವಿಲ್ಲದವರು ಇದ್ದಾರೆ. ಆದ್ದರಿಂದ ಇವರಿಗೆ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅವಕಾಶವನ್ನು ಕೊಡಬೇಕು. ಆದುದರಿಂದ ಈ ೧೫ ದಿನಗಳ ಅವಧಿಗೆ ಬದಲು ಒಂದು ತಿಂಗಳು ಅವಧಿ ಕೊಡಬೇಕು. ಈ ಬಿಲ್ಲಿನಲ್ಲಿರುವ ಯೋಜನೆಗಳು ಹೈದರಾಬಾದು ಪ್ರದೇಶಕ್ಕೆ ಅನ್ವಯಿಸುವ ಬೋರ್ಡ್‌ನಲ್ಲಿ ಕರ್ಣಾಟಕ, ಮಹಾರಾಷ್ಟ್ರ ಮತ್ತು ತೆಲಂಗಾಣದ ಪ್ರದೇಶಗಳಿಂದ ಪ್ರತಿನಿಧಿಗಳನ್ನು ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಬೇಕು ಎಂದು ನನ್ನ ಸೂಚನೆ. ಇನ್ನೊಂದು ಸೂಚನೆ, ಈ ಯೋಜನೆಗೆ ಅನುಸರಿಸಿ ಭೂಮಿಗಳ ಒಡೆಯರು ಮಾಡಿಸಬೇಕಾದ ಕೆಲಸಗಳನ್ನು ಸರ್ಕಾರವು ಮಾಡಿಸುತ್ತದೆ. ಆ ಖರ್ಚಿನ ಹಣವನ್ನು ಬಡ್ಡಿ ಹಾಕಿ ವಸೂಲು ಮಾಡಲಾಗುತ್ತದೆ ಎಂದು ಸೂಚಿಸಿದೆ. ಬಡ ಪಟ್ಟಾದಾರರಿಂದ ಈ ರೀತಿ ಮಾಡುವುದು ಬೇಡವೆಂದು ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ಬಡ ರೈತರು ಖರ್ಚಿನ ಹಣ ಮತ್ತು ಬಡ್ಡಿ ಕೊಡುವಷ್ಟು ಸ್ಥಿತಿಯಲ್ಲಿ ಇಂದು ಇಲ್ಲ. ಈ ಯೋಜನೆಯನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪಕ್ಕೆ ಆರು ತಿಂಗಳಲ್ಲಿ ತಂದಿದ್ದಾರೆ. ರೈತರ ಜೀವನದಲ್ಲಿ ಬದಲಾವಣೆಯಾಗಿ ಪ್ರಜಾಸತ್ತಾತ್ಮಕದಲ್ಲಿ ಪ್ರೀತಿ ಬೆಳೆಯುತ್ತದೆಂದು ನನ್ನ ನಂಬಿಕೆ. ಈ ಸೂಚನೆಗಳು ಅವಶ್ಯವೆಂದು ನಾನು ಹೇಳ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اس بل پرکافی چرچا ہوچکی ہے - اب منسٹر صاحب متعلقہ کو جوابی تقریر کا موقع دیا جاتا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - مسٹر ڈپٹی اسپیکر سر - اس بھومی سدھار بل (भू. मे सुधार बिल) کے سمبندھ میں جو چرچا ہوئی ہے اس سے میں سنتشٹ (संतुष्ट) ہوں دونوں اور (और) کے مانیہ سدسیوں (माननीय सदस्यों) نے اس بل کے پراویژنس پر پرکاش (प्रकाश) ڈالا ہے اور اسپر چرچا کی ہے - میں اس بل کے سمبندھ میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اس بل کے پیش کرنے کا کیا ادیش (उद्देश) ہے - پرتی پکش (प्रति पक्ष) کے نیتا مہودے (नेता महोदय) نے اپنے بھاشن میں یہ کہا کہ نظام ساگر تنگبھدرا پراجکٹ وغیرہ جو ہوجائیں ([illegible]) کی گئیں ہیں ان میں سپھلتا پراپت (सफलता प्राप्त) نہیں ہوئی اور لوگ اس کے ساتھ زیادہ سہیوگ (सहयोग) نہیں کرتے تھے - کئی ورشوں (वर्षों) کے بعد بھی جتنی سپھلتا ہونی چاہئے تھی نہیں ہوئی - یہ بالکل ٹھیک بات ہے - نظام ساگر کو بنے ہوئے آج کوئی ۲۰ - ۲۲ برس [illegible]

اس سے بھی زیادہ سمئے (समय) ہو گیا ہے - مگر جتنا ڈیولپمنٹ نظام ساگر پراجکٹ کے تحت ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا - اس کا ایک ماتر کارن (अेकमात्रकारण) یہ ہے کہ پرجا نے ان یوجناؤں کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیا - پرجا سویم (स्वयं) اپنی اور سے ایسی یوجناؤں میں سہیوگ کرے گی اسکی آشا رکھنا میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دیش کی پرستھتی (परिस्थीती) میں اپرستت (अप्रस्तुत) ہے - میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے دیش کی پرجا باوجود ہماری پوری کوششوں کے اتنی آگے بڑھیگی - جب تک تھوڑا بہت پریشر (Pressure) نہ ڈالا جائے ایسی آشا (आशा) رکھنا صحیح نہیں ہوگا - یہاں پر سد سیہ مہودیوں (सदस्य महोदयों) نے کچھ چرچا کمپلشن (Compulsion) کے سدھانت (सिद्धांत) پر کی - یہ کہا کہ ہم اسکے ورودھ (विरुद्ध) ہیں - لیکن ہم کو اسپر وچار (विचार) کرنا چاہئے کہ ہمارا انبھو (अनुभव) کیا کہتا ہے - نظام ساگر کے بارے میں ہمارا انبھو کیا ہے - تین لاکھ ۷۰ ہزار ایکر زمین کو اگریکلچر کے تحت لانے کی جو یوجنا تھی وہ اپراپت (अप्राप्त) رہی - اسکا ایک ماترکارن یہ ہے کہ ان پر کوئی پریشر نہیں تھا - نظام ساگر بنا اسکے نالے اور چینلس (Channels) بنے - لیکن پرجا اس سے اپنی اپنی بھومی پر پانی لیکر اپنی زراعت کو اُنتی (अुन्नति) دینے کی اور آکرشت (आकर्षित) نہیں ہوئی - گذشتہ سال میں وہاں ڈیولپمنٹ کمیٹی کی ایک میٹنگ بلا کر دیکھا - ۷۰ ہزار ایکر بھومی صرف دو تعلقوں کے اندر ایسی ہے جو اپا کٹ کے نیچے آسکتی ہے - لیکن وہ نہ آسکی - کیول اسی کارن کے ان میں آرتھک شکتی (आकर्थिशक्ती) بھی ہے تو وہ اسکو اپیوگ نہیں کرتے - ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے - اسی کارن قانون کے ذریعہ تھوڑا سا بلاتکار (बलात्कार) کیا جارہا ہے - اگر اسکو کیول سدھانت کی درشٹی (केवल सिद्धांत की दृष्टी) سے دیکھا جائے اور یہ کہا جائے کہ پرجا تنتر راج میں پرجا پر ایسا بلا تکار (बलात्कार) نہونا چاہئے بلکہ انکے ہردے (हृदय) میں یہ بات لانی چاہئے تو یہ کٹھن ہے - جہاں بلا تکار کی اوشیکتا (आवश्यकता) ہے کیول اپدیش (केवल अुपदेश) سے کچھ نہیں ہوتا - میں آپ کے سامنے مثالیں دے سکتا ہوں - تنگبھدرا پراجکٹ کو دیکھ لیجئے - ساڑھے چار لاکھ ایکر بھومی تنگبھدرا کے تحت آنی چاہئے - ساڑھے چار لاکھ ایکر میں مشکل سے تھوڑی زمین ایسی باقی ہے جس کا کوئی پٹہ دار نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں یہ جو ایریا تنگبھدرا پراجکٹ کے نیچے ڈیولپمنٹ میں آنے والا ہے اس میں ساری زمین کے پٹے ہیں خارج کھاتہ زمین نہیں ہے - اس زمین کے مالک موجود ہیں - لیکن انکی زمین کو ساگر کے نیچے لاکر وہاں تک پانی پہونچانے کے باوجود بھی انہیں اپنی زمین کے اپیوگ (अुपयोग) کے لئے تیار کرنے کے لئے بہت کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے - مانیہ سدسیوں کو ممکن ہے اس کا انبھو (अनुभव) ہو، ایچھکتا (अैच्छिकता) کا جو سدھانت ہے میں اسکو نہیں مانتا - لیکن آپ کو

یہ وشواس دلاتا ہوں کہ تنگبھدرا کے نیچے ۳ لاکھ ایکر بھومی کو ڈیولپمنٹ میں لانے کے لئے ۵۰ ورش کی اوشکتا ہے ۔ ہمارا نظام ساگر کا انبھو ہمارے سامنے ہے ۔ دوسری جگہ اس پرکار کے جو شاسن (शासन) لائے جاتے ہیں ان میں بھی کچھ بلاتکار اپیوگ کرنے کی گنجائش رہتی ہے ۔ اور یہ پرجا تنتر سدھانتوں کے وروده (विरुद्ध) نہیں ہے ۔ اوشیکتا ہوتو بلاتکار کرنا پڑتا ہے ۔ میں مانیہ سدسیوں سے کہونگا کہ وہ اسکو بالکل سدھانتوں کے روپ میں نہ دیکھیں ۔ انبھو کے آدھار پر جو پرتیت (प्रतीत) ہوتا ہے اسکو سامنے رکھکر سرکار نے یہ شاسن آپ کے سامنے رکھا ہے ۔ اسکو بالکل واستوکتا کی درشٹی (वास्तविकदृष्टी) سے دیکھنا اچت (उचित) نہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنے پاس دھن رکھتے ہیں وہ اپنی بھومی میں پلاننگ کرسکتے ہیں پروڈکشن کو ادھک (अधिक) کرسکتے ہیں لیکن ہمارا انبھو ہے کہ وہ بھی نہیں کرتے ۔ ان میں امبیشن (Ambition) نہیں ہے ۔ مجھے ایک واکیہ یاد آتا ہے کہ یہاں ہمارے دیش میں فارن وزیٹرس امریکہ اور دوسرے جگہوں کے آئے تھے ۔ انہوں نے اپنے ڈیولپمنٹ پلانس میں دو تین مہینوں تک رھکر انبھولیا ۔ جب وہ یہاں سے جا رہے تھے تو ان سے پوچھا گیا کہ بھارت کے کسانوں کے بارے میں ان کا کیا انبھوہ ہے ۔ ان میں اتساہ (उत्साह) ہے یا نہیں ۔ اسکے جواب میں انہوں نے کہا کہ بھارت کے کسان میں دنیا کے کسی علاقے کے کسان میں جوخوبی ہوسکتی ہے وہ موجود ہے لیکن ایک چیز کی کمی ہے ۔ وہ یہ کہ اس میں امبیشن نہیں ہے ۔ اس میں زیادہ پھل پیدا کرنے کا آشا بھاؤ نہیں ہے ۔ پرانے طریقے پر اپنے باپ دادا پر دادا جسطرح چلا رہے تھے اسی طرح اوپر اوپر ناگر چلاتے آرہے ہیں ۔ وہی ۳-۴-۵-۱۰ من پیدا کرنے پر ترپت (तृप्त) ہیں ۔ ان میں یہ بھاؤنا نہیں ہے کہ اپنی اس زمین میں سے ۱۰ کی بجائے ۴۰ اور ۴۰ کی بجائے ۱۲۰ من پیدا وار نکالیں ۔ ہم اسطرح اتنی کرسکتی ہیں ۔ ایسا امبیشن دوسرے دیشوں میں ہے کنتو بھارت کے کسان میں نہیں ہے ۔ اس واستو (वास्तव) کو ہم اپنی نظر سے اوجھل نہیں کرسکتے ۔ یہی کارن ہے کہ ہم کو بلاتکار (बलात्कार) کرنا پڑا ۔ جس پرکار کمپلسری پرائیمری ایجوکیشن لانا پڑا ۔ میں مانیہ سدسیوں سے یہ نمروتی (नम्रविनंती) کرونگا کہ کیول سدھانتوں کے روپ سے اس بل کو نہ دیکھیں ۔ بلاتکار کا جو حصہ رکھا گیا ہے اسکو اسلئے سویکار کریں کہ خود ہماری جنتا کی آرتھک پرستھتی ایسی ہے ۔ میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں کہ یہ شاسن پاس ہوگا تو اسکے بعد آپ دیکھینگے کہ ہمارے راجیہ میں جہاں بھومی سدھار نہیں ہوا ہے وہاں سپھل روپ میں بھومی سدھار ہوگا ۔ میں آپ کو یہ وشواس دلانا چاہتا ہوں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس میں ساری چیزیں موجود ہیں ۔ اور اس میں کوئی دوش (दोष) نہیں ہے ۔ مانیہ سدسیہ جو سوچنائیں دینگے میں انہیں ویلکم کرونگا ۔ اس شاسن کو کاریہ روپ میں لانے میں جو سوچنائیں زیادہ موثر اور اچت ہوں انہیں میں سویکار کرنے کیلئے تیار ہوں ۔ مانیہ سدسیہ

اس کو مان نہیں کہ اس شاسن کو سدھانت کے آدھار پر نہ بر کھنا چاہئے - میں
ماننیہ سدسیوں کو دھنیا واد دیتا ہوں کہ دونوں اور سے اس بل کا سواگت کیا گیا -
یہ کہا گیا کہ گورنمنٹ نے اپنے اوپر کوئی ذمہ داری اس کے لئے نہیں لی ہے - پرتی پکش
کے ماننیہ نیتا نے یہ کہا کہ بمبئی کے شاسن کے پری ایمبل (Preamble) میں
یہ کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے ریوینیوز پر اسکا بار ڈالا جائیگا - اس غرض سے یہ شاسن
لاتے ہیں - ہمارے شاسن میں اسکی ترٹی ہے - لیکن پری ایمبل ایکٹ کا آپریٹیو پارٹ
(Operative part) نہیں ہوتا -

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - مسٹر اسپیکرسر - میں یہ وضاحت کرونگا
کہ بمبئی کے ایکٹ کے سکشن ۲۶ میں یہ شریک ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - میں سکشن ۲۶ کو بھی جانتا ہوں - میں اس کا بھی اتر
دیتا ہوں - پرتی پکش کے نیتا نے کہا کہ وہاں پری امبل میں ویسا لکھا ہے ہمارے
ہاں بھی ایسا لکھا جانا چاہئے تھا - سکشن ۲۶ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے اسکے بارے
میں ، میں بعد میں کہونگا - لیکن پری امبل (Preamble) کے تعلق سے میں
یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پری امبل میں ویسا نہ رہنے سے کوئی اکشیپ (आक्षेप) نہیں
ہوسکتا - ہمارے ہاں زیادہ تر اسکی ویوستھا (व्यवस्था) کی گئی ہے کہ جو
کوئی قانون بنے اسکو پورا کرنے کی جنتا پر پابندی کسطرح ڈالی جائے - گورنمنٹ جو
کچھ کرنا چاہتی ہے اس کے لئے کسی شاسن کے بنانے کی ضرورت نہیں ہے -
گورنمنٹ شاسن بنائے بنا وہ کام کرسکتی ہے کارن یہ ہے کہ ہم چھوٹے موٹے کام تو
کرھی رہے ہیں - ایسے شاسن کے بنا گورنمنٹ خود کئی کام کررہی ہے -

جیسا کہ گرومور فوڈ کمپین (Grow More Food Campaign) ڈیولپمنٹ ورکس
(Development Works) اریگیشن پراجکٹس (Irrigation Projects) -
اس قسم کے کاموں کے لئے کسی شاسن کی ضرورت نہیں ہے - جہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ
گورنمنٹ کسی کام کے لئے کچھ خرچ کرنا چاہتی ہے اور اوس خرچ کا کوئی جزو دوسروں
سے لینے کی ضرورت ہوتو ایسی صورت میں شاسن بنایا جاتا ہے - میں ایک خاص خوشخبری
سنانا چاہتا ہوں - ابھی دو دن پہلے جب میں دلی گیا تھا تو فیمین (Famine)
اور اسکیر سٹی ایریاز (Scarcity areas) کے بارے میں جو خاص طور
پر مرہٹواڑی کے علاقہ میں زیادہ ہیں مائینر اریگیشن پراجکٹس کے سمبندھ میں میں نے
کیندریہ سرکار کو لکھا تھا اور چند یوجنائیں اس سمبندھ میں کی تھیں - خاص طور پر
بیڑ اور اورنگ آباد کے اسکیر سٹی اور فیمین ایریاز کی پوری لسٹ بھیجکر اون سے پرارتھنا
کی تھی کہ اسکو پنچ ورشی یوجنا میں شریک کرلیا جائے - وہاں اس پر بحث ہوئی -
پورنا اور سدھ واگو ایسے جو بڑے پراجکٹس ہیں انکے بارے میں انہوں نے کہا کہ

انکو پنچ ورشی یوجنا میں شریک کرنا کچھ اپیوگی (अपयोगी) نہوگا - ان
پر بہت پیسہ خرچ ہوگا اسلئے ہم اسکو پرارمبھ (प्रारंभ) نہیں کرسکتے -
تین کروڑ روپیہ جو انہوں نے دیا ہے اسکے ساتھ ساتھ (۲۰) لاکھ روپیہ بنڈنگ
(Bunding) اور لینڈ امپروومنٹ کے لئے بھی انہوں نے منظور کیا ہے -
یہ چھتیس لاکھ روپیہ جو کیندریہ سرکار نے منظور کیا ہے اوسکا سمبندھ اون ایریاز سے
ہوگا جو مرہٹواڑہ اور کرناٹک کے ہیں - یہ پیسہ ان ہی پر خرچ ہوگا - ایک آنریبل
ممبر نے مجھے یاد دلایا کہ پنچ ورشی یوجنا کے روپیہ میں سے کچھ اس میں بھی خرچ کیاجانا
چاہئے - لیکن میں پھر اوس بات کو دھرانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ جو کام بھی کرنا
چاہتی ہے اسکو اس میں خاص طور پر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اس میں بتانے کی
ضرورت نہیں ہے کہ گورنمنٹ ذمہ داری لیتی ہے یا نہیں - گورنمنٹ تو کسی طرح اپنی
ذمہ داری سے نہیں چھوٹ سکتی - اسلئے میں یہ کہونگا کہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ
گورنمنٹ نے اس میں کچھ نہیں بتایا کہ وہ کس حدتک ذمہ داری لیگی صحیح نہیں ہے -
اسکو اس میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے - جیسا کہ خود اون ممبر نے مان لیا ہے -
کلاز (۹ و ۱۰) جو ہیں وہ خود اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ نے
ذمہ داری لی ہے کہ جب کوئی اسکیم کسی ایریا میں چلانا ہوتو وہ چلائی جائیگی
مگر وہاں کا کسان اس قابل ہے تو ہم سنٹ پرسنٹ (Cent percent) اوس
سے وصول کرسکتے ہیں - یکدم لے سکتے ہیں تو لینگے - اقساط سے لے سکتے ہیں تو
لینگے - پچاس پرسنٹ لے سکتے ہیں تو اتنا ہی لینگے اور پچیس پرسنٹ لے سکتے ہیں
تو اتنا ہی لینگے - جس ایریا میں جو اسکیم عمل میں آئیگی یہ اوسپر آدھارت (आधार)
رہیگا کہ وہاں کے کسانوں سے کتنا لیا جائے اور کس پروپورشن (Proportion)
سے لیا جائے - گورنمنٹ نے تو اپنا روپیہ خرچ کرنے کی ذمہ داری کو سویکار کیا ہے -
کلاز (۹ و ۱۰) میں جو چیزیں آئی ہیں اون سے آپکو مطمئن ہونا چاہئے - یہ نہیں
بتایا جاسکتا کہ اتنے لاکھ روپیہ گورنمنٹ خرچ کریگی - یہ چیز اس یوجنا میں بتانے کی
ضرورت نہیں ہے - اس شاسن میں ایک بورڈ کی یوجنا رکھی گئی ہے - اس بورڈ کی شکل
جو بتائی گئی ہے وہ کیول سرکاری ادھیکاریوں کا بورڈ ہوگا - بہت سے ممبروں نے کہا کہ
اس میں پرجا کے نمائندوں کو شریک کرنا چاہئے - اس وشئے (विषय) میں
غور کرنے کے لئے میں تیار ہوں ایک چیز البتہ میں نویدن (निवेदन) کرنا
چاہتا ہوں کہ یہ جو بورڈ ہے وہ کیول اڈوائیزری بورڈ نہیں ہے - اس بورڈ کو بہت سے
ادھیکار دئے گئے ہیں - اس وشئے میں سروادھی کار (सर्वाधिकार) اس بورڈ کو
ہے - کسی چیز کو گورنمنٹ کے پاس بھیجنے کی آویشکتا (आवश्यकता) نہیں ہے -
بورڈ کو پورا پورا ادھیکار دیا گیا ہے - کھلی ہوئی بات ہے کہ اسکیموں کو بنانا اور اسکے
بعد جب وہ فینالائیز (Finalise) ہو جائیں تو آخری فیصلہ سرکار دیگی
اور اسکے بعد انکو کاریہ روپ میں لانے کے لئے تا ن آفیشل کوآپریشن کا سہیوگ لینا

ضروری ہے کنتو کسی کام کا جو گورنمنٹ کی طرف سے ہو اگزیکیٹیو اسٹیج پر ملی جلی نان آفیشل کمیٹی پویکت (अुपयुक्त) چیز نہیں ہے - وہاں یہ کام سرکاری ادھیکاری ہی کرسکتے ہیں کیونکہ اس کا انکو ادھیکار ہے - اس میں شک نہیں کہ کسی کمیٹی کو ایسا ادھیکار دیا جاسکتا ہے کنتو ہمارے دیش میں ابھی ایسا نہیں ہوسکتا جیسا کہ امریکہ یا دوسرے دیشوں میں ایسے تمام کام بورڈ کے تفویض کئے جاتے ہیں - کمیٹیوں کے ذریعہ کام کرنے کی عادت ابھی ہمارے پاس نہیں پیدا ہوئی - ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بورڈ ہوتا ہے تو اسکے ایک دو ممبر دلچسپی لیتے ہیں اور باقی نمائندگی کی خاطر آنا چاہتے ہیں - انکا آچرن (आचरण) کرنے کی جو دقتیں ہیں جو مشکلات ہیں اس کے لئے کیسے سویدھا پیدا کرنا چاہئے اس کا ان بھو اڈمنسٹریشن کو ہے - آچرن کرنے کے سمئے میں ایسی بھاؤنا نہ ہونی چاہئے کہ ہاؤز کا ریپریزنٹیشن (Representation) ہو - اس درشٹی سے ہمیں نہیں دیکھنا چاہئے - دوسرے دیشوں میں یہ ہوتا ہے کہ حکومت خود ایسی چیزوں میں کچھ نہیں کرتی - امریکہ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ مختلف بورڈس کیا پیٹل اور ڈینچرس ایشو (Issue) کرتے ہیں - سارے دینس میں اریگیشن پراجکٹس کا کام پبلک ریپریزنٹیٹیوز (Public Representatives) ڈیولپمنٹ بورڈس یا کارپوریشن یا سنڈیکیٹ (Syndicate) وغیرہ کرتی ہیں - یہ بات یونائیٹیڈ اسٹیٹس آف امریکہ کے موجودہ ہائی کمشنر جارج ایلن کہہ رہے تھے جبکہ اون سے میری ملاقات ہوئی تھی - آج ہمارے پاس ایسے کارپوریشنس نہیں ہیں - ایسی آرتھک پرستیتی کے اندر ایسی سمستھائیں (संस्थायें) نہیں نکالی جاسکتیں جبکہ ان تمام یوجناؤں کے لئے روپیہ خرچ کرنے کی ذمہ داری گورنمنٹ پر پڑتی ہے تو یہ کہنا کہ کسی پارٹی کے اتنے ممبروں کو اس میں شریک کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ . . . . .

شری بی - ڈی - دیشمکھ - ایسا کوئی سجھاؤ نہیں ہے کہ وہاں کسی پارٹی کا ریپریزنٹیشن ہونا چاہئے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ لوکل اڈوائیزری کمیٹی قائم کرنی چاہئے -

شری بی - رام کشن راؤ - میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم اس حدتک مان لیا جائے جیسا کہ ابھی سد شیہ مہودے نے فرمایا تو کافی ہے - اس لیمیٹیشن کو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ جہاں تک لوکل لوگوں کی زمین کا تعلق ہے نان آفیشل لوگوں کا سہیوگ ہے - اس سلسلہ میں کوئی امنڈمنٹ آئیگا تو میں اس پر کھلے دل سے غور کرنے کے لئے تیار ہوں میں اس کا ورودھی نہیں بنونگا - میں اس سدھانت (सिद्धांत) کو سویکار کرتا ہوں کہ جبتک جنتا کا پورا پورا سہیوگ نہو کوئی یوجنا آگے نہیں بڑھ سکتی - اب سوال یہ ہے کہ وہ سہیوگ کسطرح حاصل کرنا چاہیئے اس بارے میں اوچت (उचित) سوچنائیں (सूचनायें) جب پیش ہونگے ان پر غور کیا جائیگا . . . .

اڈوائیزری کمیٹیز کے بارے میں سوچنائیں دی گئی ھیں اور مجھے اس کے وشے میں تھوڑی سی چتاونی دینی ہے۔ ہم دیکھ رہے ھیں کہ اڈوائیزری کمیٹیز کی تعداد بہت بڑھ گئی ھے ۔ ھمارے پاس پلاننگ کمیشن ھے ۔ ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ بورڈس ھیں ۔ ھمارے لوکل بورڈس ھیں ، سپلائی بورڈس ھیں ، ایجوکیشنل بورڈس ھیں یہ سب ہم کو سوچنائیں دے سکتے ھیں ۔ ان یوجناؤں اور اسکیموں کے بنانے کے لئے اور اون کے آچرن کے لئے نئی اڈوائزری کمیٹی ڈسٹرکٹ لیول پر بنانے اور اون کی سنکھیا میں اضافہ کرنے کی وجہ سے اوسکی اپیوکتتا (अुपयुक्तता) میں اضافہ نہیں ھوگا ۔ میں اس کا سویکار کرنے کے لئے تیار ھوں ۔ ڈسٹرکٹ اڈوائزری کمیٹی کی یوجنا اور اس کا آچرن کرنے کے لئے اور اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ بورڈ سے بھی کچھ نہ کچھ سہیوگ لینے کے وشے میں میں رولس بنانے کے لئے تیار ھوں ۔ کوئی بھی اچت سوچنا دیجائیگی میں اوس کا سویکار کرونگا ۔ ڈسٹرکٹ لیول بورڈ کے وشے میں بھی سوچنا دیگئی ھے کہ اوس میں آفیسرس کی بجائے نان آفیشل الیمنٹ یعنی غیر سرکاری انکوش (अङ्कुश) رکھا جائے ۔ ایسی سوچناؤں کے بارے میں میں آپ سے سہمت ھوں ۔ ایسی اچت سوچنا آئیگی تو میں ماننے کے لئے تیار ھوں ۔ کنتو یہ چیز بھی میں آپ کے ذھن میں لانا چاھتا ھوں اور آپکی توجہ اس طرف اکشرت کرنا چاھتا ھوں کہ یہ معاملہ اکسپرٹ اڈوائز کا ھے ۔ جن لوگوں کی اوتی کے لئے یہ اسکیم کی جا رہی ھے اون کے کیا بھاؤ ھیں ۔ یہ بات بھی ھمیں معلوم ھونی چاھئے ۔ جب کوئی اسکیم تیار ھوتی ھے تو اسکے بارے میں سنشودھن آتے ھیں ۔ اسکو دیکھا جاتا ھے ۔ کنتو جب یہ اسکیم بنے گی تو جن لوگوں کی زمینات پر اس کا اثر ھونے والا ھے ان کی کیا رائے ھے یہ دیکھا جائیگا اور اون کی رائے کے انوسار (अनुसार) اون کے کنسنٹ اور رحجان سے کام کیا جائیگا ۔ اس سدھانت کو میں سویکار کرسکتا ھوں کنتو ھمارے پرتی پکش (प्रतीपक्ष) کے لیڈر مہودے نے کہا تھا کہ ایریا پر کیوں زور دیا گیا ھے کاشتکارس اور کسانوں کی تعداد پر زور دینا چاھئے ۔ مجھے کشما کیجئے میں اون سے سہمت نہیں ھوسکتا ۔ یہ جو معاملہ ھے کیول لینڈ امپرومنٹ یعنی بھومی سدھار کا ھے ۔ اس بھومی میں کتنے پرسنٹ سدھار اس یوجنا کے ذریعہ کی جانے والی ھے اس کو پرستھی پر چھوڑنا چاھئے ۔ ھوسکتا ھے کہ کسی جگہ دو تین ایکر رکھنے والے پانچ سو کسان ھوں کیونکہ سب لوگوں کا سا وش اس میں آتا ھے ۔ اگر رقبہ یا ایریا کے تحت اسکو رکھا جائے تو کہیں ھزار ایکر کے ھونگے کہیں پانچ سو ایکر کے ھونگے ۔ اگر میں تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لوں کہ ایسے لینڈ لارڈس بھی ھیں جن کے پاس پانچ ھزار ایکر زمین ھے اسکے ساتھ ساتھ ایک ھزار چھوٹے چھوٹے دو تین ایکر رکھنے والے بھی لوگ ھیں تو ھم کو تو یوجنا بنانی ھے ۔ چھ ھزار ایکر زمین کی ترقی کی ۔ اوسکے پاس یہ پانچ ھزار ایکر رھینگے یا کہیں چلے جائینگے یہ اور بات ھے ۔ ھم کو تو سدھار کرنا ھے بھومی کا ۔ بھومی رکھنے والوں کا سدھار کرنا اس ایکٹ کے تحت نہیں ھے ۔ اس لئے

کٹیویٹرس کی تعداد یا کسانوں یا لینڈ لارڈس کی تعداد پر امفاسس (Emphasis)
نہیں ہوگا اور نہ ایسا ہونا چاہئیے۔ دوسری جگہ پر بھی ایسا نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاسکتا
ہوں ۔ بمبئی کا ایکٹ میرے سامنے ہے ۔ میں نے اوس کا مقابلہ ہمارے بل سے
کیا اور میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے آکشپ کا مجھے بھئہ (भय)
نہیں رہیگا ۔ بمبئی ایکٹ جو تیار کیا گیا ہے ہم اوس سے آگے بڑھ گئے ہیں ۔ اس کو اور
آگے بڑھانے کے لئے اگر کوئی سنشودھن آئیگا تو میں ضرور اوسکو مانونگا لیکن یہ ونتی
کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ضرور ایریا پر امفاسس (Emphasis) ہوگا
نمبر پر نہیں ہوگا ۔ یہ بالکل اچت چیز ہے ۔ فرض کرلیا جائے کہ پانچ ہزار ایکر جس
کی زمین ہے اسکے ڈیولپمنٹ کے لئے کتنے روپیہ صرف ہوئے کتنے دینے کے لئے وہ تیار
ہوگا تو یہ دیکھنا چاہئیے کہ اسکے ویوستھا کرنے کے لئے کیا یوجنا ہونی چاہئیے ۔ اگر
پانچ ہزار زمین کے لئے یوجنا ہے یا ایک ہزار کے لئے یوجنا ہے جس میں دوسو
کاشت کار ہیں جن کا اس میں سمبندھ آتا ہے تو پھر پانچ ہزار ایکر کی جو بات ہوگی
اسکو بھی دیکھنا پڑیگا باوجود اس کے کہ وہ پانچ ہزار ایکر ایک آدمی کے ہیں ۔
اس وجہ سے ہم نے ایریا پر زیادہ زور دیا ہے ۔ ایک اور پائنٹ پر میں دھیان
دلانا چاہتا ہوں ۔ کہا گیا ہے کہ کلاز (۱۰) کیوں رکھا گیا ہے ۔ جسکے تحت سزا
جرمانہ وغیرہ کا اختیار دیا گیا ہے ۔ میں آپ سے یہ نویدن کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی
کمپلسری ایکٹ بنایا جاتا ہے تو اس میں ودھی اور نشید دو چیزیں ہوتی ہیں ۔ شاستر
کے انوسار بھی اور حالیہ قانون کے انوسار بھی ۔ شاستر میں یہی بات ہے یہ کرو یہ مت
کرو ۔ ودھی (विधी) ہے کرو ، نشیدھ (निषेध) ہے مت کرو جب
کسی شاسن میں ودھی اور نشید ہوتے ہیں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ جو چیز کرنا
چاہئیے وہ نہ کی جائے تو سزا مقرر ہوتی ہے ۔ سوائے اسکے کوئی شاسن نہیں بنتا ۔
شرع شریف میں بھی امر و نہی ہے ۔ امر کے نہ کرنے کے لئے اور نہی کے کرنے کے لئے
سزا مقرر ہے ۔ اس طرح اس بل میں بھی یہ کلاز موجود ہے ۔ میں موجودہ قانون کی
کلاز (۷) کی طرف آپ کا دھیان آکرشت کراتا ہوں ۔

Clause 7 : "for the purpose of carrying out the objects of the scheme which has come into force under Section 6, the Board may make regulations requiring any person or class of persons or the public generally to take certain action or to refrain from doing certain Acts in respect of any matters supplementary and incidental to the scheme".

اس کے معنے آپ بنالیں لیکن اس کے نتیجہ کے طور پر تمام لوگوں کو یہ کام کرنا پڑتا ہے۔
ایسا آرڈر دینے کا اختیار ہے ۔ ایسا آرڈر دینا ضروری ہوتا ہے " تم یہ کام مت کرو۔
فلاں تالاب جو خانگی ہے اوسکو مت توڑو ۔ اس نالہ پر کٹھ مت باندھو "۔ فرض کرلیا

جائے کہ ایسے آرڈر کو کسان نہ مانے تو پھر کچھ نہ کچھ سزا اوس کے لئے مقرر ہونی چاہئے کچھ نہ کچھ کمپلسری ایلمنٹ (Compulsory element) اس میں موجود ہونا چاہئے۔ خلاف ورزی کی سزا مقرر ہونی چاہئے۔ اس کے بارے میں چنتا نہیں کرنی چاہئے۔ میں وشواس دلاتا ہوں کہ بمبئی ایکٹ میں بھی امپرزنمنٹ (Imprisonment) اور فائن (Fine) کے لئے سکشن موجود ہے۔ میں اسکو کوٹ (Quote) کرنا نہیں چاہتا آنریبل ممبرس دیکھے ہیں شائد (۲۰) ہے یا کیا۔

مجھے وہ سکشن نہیں مل رہا ہے آنریبل ممبرس اوسے دیکھ لیں۔ خیر جیسے وہ سکشن نہیں مل رہا ہے ویسا ہی ہمارے پاس کلاز ۱۵ ہے۔ یہاں ہم نے ایک سو روپیہ جرمانہ اور قید رکھی ہے۔ اگر آپ سو روپیہ نہیں چاہتے تو اسکو پچاس روپیہ کیجئے لیکن یہاں کوئی نہ کوئی پینل (Penal) دفعہ رکھنا ضروری ہے۔ کلاز ۱۵ یہ ہے۔

Clause 15: Any person who contravenes or causes any contravention of any of the provisions of a scheme which has come into force under Section 6, or any regulation made under Section 7, or does any act which causes damage to any of the works carried out under the scheme, or fails to fulfil any liability imposed on him under section 12 shall on conviction be punishable with fine which may extend to Rs. 100 or with simple imprisonment for a period which may extend to one month or with both".

اس طرح پینل پراویژن کا رکھا جانا ضروری ہے۔ اس طریقہ سے دوسرے چھوٹے کلازس پر بھی یہاں کچھ کہا گیا ہے۔ اب سات بج رہے ہیں اس وجہ سے میں انکا اتر (उत्तर) دینا نہیں چاہتا۔ بہر صورت اس بل کا ادیشیہ (उद्देश) اچھا ہے اور جس بہتر صورت سے اسکو عمل میں لایا جا سکتا ہے اسکو عمل میں لانے جانے کی پوری کوشش کی جائیگی۔ مجھے آشا ہے کہ جو کچھ بھی پھل ملنے والا ہے وہ ملک کی سیوا میں ہے اس قانون کے آچرن کے سمئے جو کچھ بھی اچت رائے آپکی اور جنتا کی طرف سے دیجائیگی اسکا سواگت کیا جائیگا۔

ایک آنریبل ممبر نے کہا ہے کہ اسکو سمجھ سے عمل میں لایا جائیگا تو جن لوگوں کی آرتھک پرستھیتی (आर्थिक परिस्थिती) اچھی نہیں ہے وہ اسکو نہیں مانینگے۔ مجھے معلوم ہے کہ جب کسی اچھی بات کے لئے بھی کمپلشن کرنا ہوتو اسکا آچرن ہیومن ٹچ (Human touch) کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔ اس میں کچھ انشی (अंश) ہمدردی کا ہونا چاہئے کیونکہ آپ ہم سب جانتے

ہیں کہ ہمارا کسان بالکل نرکشر (निरक्षर) ہے - ان میں سے ۹۰ فیصد ایسے ہی ہیں - آپ وہ طریقے بتلائیے جنکے انوسار ہم عمل کرسکیں اور جس میں ان کے لئے ہمدردی ہو - اس قانون کا جب بھی آچرن ہوگا ، اور اسکا فوراً آچرن ہوگا ، ہیومن ٹچ کے ساتھ آچرن ہوگا - میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اسکی فرسٹ ریڈنگ منظور کرلیں -

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L. A. Bill No. XXIV of 1953, the Hyderabad Land Improvement Bill, 1953, be read a first time."

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half past Two of the Clock on Wednesday the 23rd *September* 1954.

P.-II—7